اور

بزرگانِ سلف

از

مولانا دوست محمدؐ صاحب شاہد مورخِ احمدیت

الناشر

نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

(حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کے قلم سے)

"تفسیر خاتم النبیین اور بزرگان سلف" کے موضوع پر دسمبر ۱۹۷۷ء کے جلسہ سالانہ پر مولوی دوست محمد صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ نے تقریر کی، جسے ہم بصورت مقالہ کتابی صورت میں ترمیم و اضافہ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں تا یہ قارئین کرام کے لیے زیادہ سے زیادہ علم و معرفت کا وسیلہ بنے۔

اس تقریر میں جو حوالہ جات بزرگان سلف (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے درج کئے گئے ہیں وہ ان کے اپنے ذوق اور علم کے مطابق ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی قاری کو انکے کسی حوالہ سے جزوی اختلاف ہو اور ہم بھی اُن سارے حوالہ جات کے متعلق یہ ذمہ داری لینے کے لیے تیار نہیں کہ ہم بزرگان سلف کے بیان کردہ مضامین سے من و عن اتفاق رکھتے ہیں۔

بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ سب حوالہ جات بحیثیت مجموعی احمدیت کے مؤید ہیں اُسکے مخالف نہیں۔ پس کسی جزئی امر میں ان سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، لیکن بحیثیت مجموعی ہمیں اُن سے اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مقالہ کو قبولیت بخشے اور اس کے پڑھنے والوں کو جو نیک نیتی کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں اپنی لازوال برکات سے نوازے، اور مقالہ نویس کی سعی کو دنیا و آخرت میں قبول فرمائے، اللّٰھم آمین ⁂

قاضی محمد نذیر
ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۱۴ تبلیغ ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۴ فروری ۱۹۷۸ء)

فہرست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (الاحزاب : ۵۶)

حیرت انگیز کلام

ہمارے ہادی، ہمارے مولا، سیّد الانبیاء، افضل الرُّسُل، فخر المرسلین، خاتم النبیّین، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عالمگیر نبوّت کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اسی لیے خداوند علیم و حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو قرآن کریم جیسا حیرت انگیز کلام عطا فرمایا، جو غیر محدود حقائق اور معارف اپنے اندر رکھتا ہے۔

غیر محدود معارفِ قرآنی

یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف حضرت امیر المومنین سیّدنا علی المرتضیٰؓ (شہادت، ۲ رمضان ۴۰ھ) نے اُمّتِ مُسلمہ کو خاص طور پر متوجہ کیا اور کوفہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

اگر میں چاہوں تو سورتِ فاتحہ کی ایسی تفسیر لکھ سکتا ہوں جو ستّر اونٹوں پر بھی بھاری ہو۔[۱]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ (متوفیٰ ۶۸ھ) کو ایک دفعہ حضرت علیؓ کے ہاں رات گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ ساری رات بسم اللہ کی بِ کی شرح بیان فرماتے رہے، یہانتک کہ دن چڑھ گیا۔[۲]

---

۱ جواہر الاطلاع ص ۱۶۸ (شیخ مصطفیٰ یوسف سلام شاذلیؒ) طبع مصر ۱۳۵۰ھ

۲ زبدۃ الحقائق (از عین القضاۃ ہمدانیؒ) بحوالہ "ختم الہدیٰ سُبُل السویٰ" ص ۲۷ مولفہ حضرت میاں سیّد شاہ محمد مہدویؒ مطبع فردوسی بنگلور ۱۲۹۱ھ

حضرت شیخ عبدالکریم حنبلی یمنیؒ نے اُنیس[19] جلدوں میں بسم اللہ کے ہر حرف کی تفسیر لکھی۔[1]

قطب الاقطاب غوث اعظم، شیخ الاسلام محی الدین حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (متوفیٰ ۵۶۱ھ) کی مجلس میں کسی قاری نے ایک آیت پڑھی۔ آپ نے اس آیت کی چالیس تفسیریں بیان فرمائیں۔ اہل مجلس آپ کے اس کمالِ علمی پر دنگ رہ گئے۔[2]

حضرت قاضی ابوبکر محمد بن العربی الاشبیلیؒ (متوفیٰ ۵۴۶ھ) "قانونُ التّاویل" میں فرماتے ہیں کہ

قرآن میں ستتر ہزار علوم موجود ہیں۔[3]

حضرت الشیخ الکامل ابو محمد روزبہان شیرازی (متوفیٰ ۶۰۶ھ) نے تفسیر عرائس البیان کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ

خدا تعالیٰ کے اس ازلی کلام کے ظاہر و باطن کی کوئی حدّ و نہایت نہیں اور نہ اس کے کمال اور انتہا تک کوئی پہنچ سکا ہے۔ وجہ یہ کہ اُس کے ہر حرف کے نیچے اسرار کا سمندر موجزن ہے اور انوار کی نہر جاری ہے۔[4]

کسی نے خوب کہا ہے ؎

جَمِیعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْآنِ لٰکِنْ　　تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ

یعنی سب علوم قرآن مجید میں موجود ہیں، لیکن لوگوں کی سمجھ ان سے قاصر ہے۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ پرانے بزرگوں کے نزدیک بھی قرآن مجید کی آیات ذوالمعارف ہیں اور کئی وجوہ سے اُن کی تفسیر ہو سکتی ہے۔ صرف ایک ہی تفسیر پر انحصار نہیں ہو سکتا۔ جتنا کسی کا عرفان ہوگا اس کے مطابق اس پر قرآن کریم کے معانی کھلتے جائیں گے۔

چنانچہ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشادِ مبارک ہے کہ

---

[1] مکتوبات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (اردو) ص ۲۵۱ ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

[2] اخبار الاخیار اردو ص ۳۵ (حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ) ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

[3] اتقان نوع ۶۵ للسیوطیؒ ج ۲ ص ۱۴۹ مطبوعہ مصر ۱۲۷۸ھ

[4] ص ۳ مطبع نولکشور ۱۳۰۱ھ

"لَا تَنْقَضِی عَجَائِبُہ" [1]

قرآن کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

پھر فرمایا:

"لَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ فَقِیْهًا کُلَّ الْفِقْهِ حَتّٰی یَرٰی لِلْقُرْآنِ وُجُوْهًا کَثِیْرَۃً" [2]

یعنی کوئی شخص تفقّہ فی الدین میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک اُس کی نظر قرآن کے کثیر پہلوؤں تک نہ پہنچے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ قرآن عظیم کی اعجازی شان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"اے بندگان خدا!! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے..... قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوسکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو" [3]

---

[1] کنز العمال ج ۱ ص ۹۵ ۔ اتقان ج ۲ ص ۱۷۷ نوع ۷۲ مطبوعہ مصر ۱۲۷۸ھ (مطبوعہ حیدرآباد دکن)

[2] البرہان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۱۰۳ (الامام بدر الدین محمد بن عبداللہ الزرکشی، مطبوعہ مصر ۱۳۷۶ھ (۱۹۵۷ء)

[3] "ازالہ اوہام" جلد ۱ ص ۳۱۰، ۳۱۱

خود اللہ جلّ شانہٗ قرآنی معانی و مطالب کے اس وسیع اور ناپیدا کنار سمندر کی نسبت فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ (لقمان: ۲۸)

یعنی اگر زمین کے تمام درختوں کو قلموں میں اور سمندروں کو سیاہی میں بدل دیا جائے اور پھر سات اور سمندروں کا پانی بھی سیاہی بنا دیا جائے اور اس سے کلام اللہ کی تفسیر لکھی جائے تو قلم ٹوٹ جائیں گے اور سمندروں کی سیاہی بھی خشک ہو جائیگی مگر قرآن کا سمندر پھر بھی بھرا ہی رہے گا اور اس کے معارف ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یقیناً غالب اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

پُرمعارف تفسیر

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام نے اس آیت کی درج ذیل الفاظ میں پُرمعارف تفسیر فرمائی ہے:-

"خدا تعالیٰ کی پاک اور سچی کلام کو شناخت کرنے کی یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جَو کا دانہ ہے وہ بھی بے نظیر ہے اور انسانی طاقتیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور بے مثل ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یعنی ہر یک چیز اسی حالت میں بے نظیر ٹھہر سکتی ہے جبکہ اس کی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر یک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک درخت کے پتے کی

عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کی جائے تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا
مگر اُس پتے کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے اور اس میں سرّ یہ ہے کہ جو
چیز غیر محدود قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اس میں غیر محدود عجائبات
اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قُلْ
لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ؀ اپنے ایک معنی کی رُو سے اسی
امر کی مؤید ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رُو سے تمام کلمات اللہ ہی ہیں اور
اسی کی بنار پر یہ آیت ہے کہ كَلِمَتُهٗۤ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ[1] کیونکہ ابن مریم میں
دوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں۔ اگر وہ کلمۃ اللہ ہے تو آدم بھی کلمۃ اللہ ہے
اور اس کی اولاد بھی کیونکہ ہر یک چیز کُنْ فَیَکُوْن کے کلمہ سے پیدا ہوئی ہے اسی طرح
مخلوقات کی صفات اور خواص بھی کلماتِ ربّی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ
تمام کلمہ کُنْ فَیَکُوْن سے نکلے ہیں سو ان معنوں کے رُو سے اس آیت کا
مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بیحد اور بے نہایت ہیں اور جبکہ ہر یک
چیز اور ہر یک مخلوق کے خواص بے حد اور بے نہایت ہیں اور ہر یک چیز
غیر محدود عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کیونکہ قرآنِ کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک
کلام ہے صرف ان چند معانی میں محدود ہو گا کہ جو چالیس پچاس یا مثلاً
ہزار جزو کی کسی تفسیر میں لکھے ہوں یا جس قدر ہمارے سیّد و مولیٰ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود میں بیان کئے ہوں۔ نہیں بلکہ ایسا
کلمہ منہ پر لانا میرے نزدیک قریب قریب کفر کے ہے، اگر عمداً اس پر
اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے یہ سچ ہے کہ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] نسا۔ آیت ۱۷۲

نے قرآن کریم کے معنے بیان فرمائے ہیں وہی صحیح اور حق ہیں مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھ قرآنِ کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ان سے زیادہ قرآن کریم میں کچھ بھی نہیں یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف دلالت کر رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدود عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسوں کے لیے اُترا ہے جو اُمی تھے اور بھی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض اُمیوں کے لیے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر ایک رتبہ اور طبقہ کے انسان ان کی اُمت میں داخل ہیں۔ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا[1] پس اس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم ہر یک استعداد کی تکمیل کے لیے نازل ہوا اور درحقیقت آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ[2] میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔"[3]

خاتَم النبیّین کا دائمی مُعجزہ

برادران اسلام! اس مقالہ میں قرآنِ عظیم کے غیر محدود حقائق میں سے ایک ایسے زندہ اور دائمی معجزہ کو پیش کرنا مقصود ہے جو قرآن کی اِس عظیم الشان سچائی پر قیامت تک کے لیے بُرہانِ ناطق کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ معجزہ ہے خاتم النبیین کا عدیم المثال منصب جس کا دنیا میں پہلی بار اعلان ۵ھ میں سورہ احزاب میں کیا گیا۔ یہ مقدس اعلان جن مبارک اور پُر تاثیر الفاظ و کلمات میں تھا وہ یہ ہیں:-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (احزاب: ۴۱)

فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر ایک شے کا خوب علم رکھتا ہے۔

---

[1] اعراف آیت ۱۵۹ [2] احزاب آیت ۴۱

[3] کرامات الصادقین ص ۱۸ - ۲۰

شانِ نزول

تفاسیر، احادیث اور تواریخ سے مُتفقہ طور پر ثابت ہے کہ یہ معرکۃ الآرا آیت اُن ایام کی یادگار ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارثہ (شہید ۸ھ) نے آنحضورؐ کی انتہائی مصالحانہ کوششوں کے باوجود آپ کی پھوپھی زاد بہن زینبؓ بنت جحش کو طلاق دے دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ حضرت امام بیضاویؒ (متوفّٰی ۶۸۵ھ) فرماتے ہیں:-

یہ ایک ابتلائے عظیم تھا[1]

آنحضرتؐ روحانی باپ کی حیثیت سے

حضرت علی ابن احمد المہائمی نے (متوفّٰی ۸۳۵ھ) "لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ" کی تفسیر میں لٰکن کے حرف کو خاص طور پر بہت اہمیت دی ہے اور یہ بصیرت افروز استدلال فرمایا ہے کہ جہاں شروع آیت میں آپ کے جسمانی باپ ہونے کی نفی کی گئی تھی، وہاں اس حصہ میں بتایا گیا ہے کہ آپ اُمّت کے روحانی باپ ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

لٰکن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوّت کے معنیٰ ہیں۔ پس آنحضورؐ اللہ کے رسول ہیں تو آپ اپنی امت پر ویسے ہی شفیق اور ناصح ہیں جیسا کہ باپ اپنے بیٹے کا خیر خواہ ہوتا ہے۔[2]

اس سے ملتی جلتی تفسیر ندوۃ العلماء ناصر الشریعۃ حضرت علی ابن محمد بغدادیؒ (متوفّٰی ۷۴۱ھ) نے تفسیر خازن میں، اور امامِ جلیل حضرت علّامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفیؒ (متوفّٰی ۷۱۰ھ) نے مدارک التنزیل میں فرمائی ہے۔

ایک عارف کا قول ہے کہ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ است

---

[1] زرقانی ج ۳ ص ۲۴۵ مطبوعہ مطبع ازہریہ مصریہ ۱۳۲۶ھ [2] تبصیر الرحمٰن وتیسیر المنان جزء ثانی صفحہ ۱۶۰ مطبوعہ مصر ۱۲۹۵ھ

معراج میں اُمّت کا رُوح پرور نظارہ

دشمنانِ اسلام نے اگرچہ سارا فتنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو بدنام کرنے کے لیے اٹھایا تھا مگر اس کے نتیجہ میں خالقِ کون و مکان کی طرف سے دنیا کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول بھی ہیں اور خاتم النبیّین بھی! اجس سے اُن کفارِ مکہ پر زبردست ضرب کاری لگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نعوذ باللہ ابتر رکھتے تھے، کیونکہ اس میں خبر دی گئی تھی کہ اگرچہ جسمانی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی (بالغ) نرینہ اولاد نہیں مگر اپنی اُمّت کے روحانی باپ کی حیثیت سے آپ کی روحانی اولاد بکثرت ہوگی جیسا کہ آپ کو معراج میں بتایا گیا، چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت کو معراج کرائی گئی تو بعض ایسے انبیاء پر آپ کا گزر ہوا جن کے ساتھ ایک ہجوم تھا بعض ایسے تھے جن کے پاس صرف چند لوگ جمع تھے اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا (غالباً حنظلہ نبی بھی انہیں میں سے ہونگے جن کی نسبت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ بربر قوم نے انہیں نہایت بیدردی سے ذبح کر کے ان کا گوشت پکایا اور پھر مزے لے لیکر اسے کھایا اور اس کا شوربہ استعمال کیا[۱])

سیرِ معراج میں حضور علیہ السلام کا گزر ایک بہت بڑے مجمع پر ہوا۔ پوچھا کون ہیں؟ جبرئیل نے عرض کیا، موسیٰ اور ان کی قوم ہیں، لیکن یا رسول اللہ اپنا سر ذرا اوپر اٹھایئے، فرماتے ہیں دیکھتا کیا ہوں کہ اتنا عظیم الشان اجتماع ہے کہ سب آفاق کو گھیر رکھا ہے اور کہا گیا کہ یہ آپ کی اُمّت ہے[۲]

عرش کا یہ روح پرور نظارہ دراصل "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" ہی کی عملی تفسیر ہے۔

خاتم النبیین میں دریائے حقائق

اس پس منظر میں جب ہم بزرگانِ سلف کے افکار و خیالات کی رو سے "خاتم النبیین" کے ارفع ترین اور اکمل ترین اور اعلیٰ ترین مقام محمدیت پر غور کرتے ہیں تو ان دو لفظوں میں ہمیں بیح بیح حقائق و معارف

[۱] کنز العمال ج ۷ ص ۱۶۵ [۲] ترمذی جلد ۲ ص ۶۷ مطبع علمی دہلی

کا ایک بہتا ہوا دریا نظر آتا ہے۔ آپ حیران ہونگے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) نے "البھجۃ السویۃ فی الاسماء النبویۃ" میں اور حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامیؒ (متوفی ۹۴۲ھ) نے "سبل الھدیٰ والرشاد" میں پانچسو اور حضرت شمس الدین محمد ابن قیمؒ (متوفی ۷۵۱ھ) اور بعض دوسرے اکابر صوفیاءؒ نے ایک ہزار نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہیں [1]

باایں ہمہ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں جو مشاہیرِ اُمت گزرے ہیں انہوں نے سب سے بڑھ کر جس پیارے نام کی تفسیر بیان کی ہے وہ "خاتم النبیین" ہی ہے۔

اور یہ امر قرآنِ مجید اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کی محکم دلیل ہے کیونکہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ (الحجر: ۲۲)

ہمارے پاس ہر شے کے خزانے موجود ہیں، لیکن ہم اسے ایک معین اندازے سے ہی نازل کرتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ ہر شئ خصوصاً قرآنی خزائن ضرورتِ زمانہ اور مقتضائے مصلحت و حکمت کے مطابق ہمیشہ ہی اُترتے چلے جائیں گے علاوہ ازیں خاص طور پر آیت خاتم النبیین کے اندر پہلے سے ہی یہ پیشگوئی موجود ہے کہ

"کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا"

یعنی اللہ تعالیٰ ہر شئ کو پوری طرح جانتا ہے۔ اُسے علم ہے کہ خاتم النبیین کے اندر کیا کیا اسرار، معارف اور حقائق چھپے ہوتے ہیں اور کس زمانہ میں کن بندگانِ الٰہی، عشاقِ قرآن اور خدام خاتم الانبیاء کے ذریعہ اُن کا ظہور مقدر ہے۔ ؟؟؟

---

[1] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۳۷۵ (امام علی القاریؒ)

"سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد" جلد نمبر ا ص ۵۰۰ مطبوعہ قاہرہ ۱۳۹۲ھ

مواہب اللدنیہ جلد نمبر ا ص ۱۸۲ (للقسطلانیؒ) مصر ۱۳۲۶ھ

بزرگانِ سلف اور آیت خاتم النبیین کے تیس[۳۰] معانی

جن جلیل القدر بزرگوں نے مقام خاتم النبیین پر روشنی ڈالی ہے ان میں "مدینۂ علم کے باب" یعنی حضرت علیؓ ابن ابی طالب جیسے خلیفہ راشد (شہید ۲۱ رمضان ۴۰ھ) حضرت علامہ راغب اصفہانی (متوفیٰ ۵۰۲ھ) جیسے امام لغت، قطبُ الاقطاب حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (متوفیٰ ۵۶۱ھ) جیسے آفتاب طریقت، حضرت ابوالحسن شریف رضیؒ (متوفیٰ ۴۰۶ھ) حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ ہمدانی (متوفیٰ ۶۲۷ھ) حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفیٰ ۶۳۸ھ)، حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ (متوفیٰ ۶۷۲ھ) حضرت صوفی عبدالرزاق کاشانی (متوفیٰ ۷۳۰ھ) حضرت سید عبدالکریم جیلانیؒ (ولادت ۷۶۷ھ) حضرت شاہ بدیع الدینؒ مدار (متوفیٰ ۸۵۱ھ) حضرت شاہ عالم (متوفیٰ ۸۸۰ھ) حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ (متوفیٰ ۸۹۸ھ) حضرت حسین بن علی واعظ کاشفیؒ (متوفیٰ ۹۱۰ھ) حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ (متوفیٰ ۹۷۶ھ) حضرت علامہ فتح اللہ کاشانیؒ (متوفیٰ ۹۸۸ھ) حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفیٰ ۱۰۳۴ھ) اور حضرت سید مظفر علی شاہؒ (متوفیٰ ۱۲۹۹ھ) جیسے صوفیاء عظام، حضرت امام فخر الدین رازیؒ (متوفیٰ ۶۰۶ھ) اور حضرت علامہ الشیخ اسمٰعیل حقی البروسویؒ (زمانہ بارھویں صدی ہجری) جیسے مفسرّ، حضرت علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ (متوفیٰ ۸۰۸ھ) اور حضرت امام زرقانیؒ (متوفیٰ ۱۱۲۲ھ) جیسے مورخ، حضرت امام محمد بن یوسفؒ صالحی الشامی (متوفیٰ ۹۴۲ھ) جیسے سیرت نگار، حضرت امام تقی الدین سبکیؒ (متوفیٰ ۷۵۶ھ) جیسے علماء ربانی حضرت امام محمد طاہر گجراتی (متوفیٰ ۹۸۶ھ) جیسے محدّث، حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفیٰ ۹۱۱ھ) اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (متوفیٰ ۱۱۷۶ھ) جیسے مجدّد اور حضرت مولانا محمدؐ قاسم نانوتوی (متوفیٰ ۱۲۹۷ھ) اور حضرت مولانا عبدالحیؒ امام اہلسنت (متوفیٰ ۱۳۰۴ھ) جیسے متکلّم اسلام شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنی علوم کے حصُول کے لیے صاحبِ عرفان ہونا ایک بنیادی شرط قرار دی ہے۔

جیساکہ فرمایا:

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (الواقعہ: ۷۸-۸۱)

یقیناً یہ قرآن کریم ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے۔ یعنی اس میں دقیق اشارات عجائب اسرار اور مخفی در مخفی نکات پائے جاتے ہیں جو اُنہی پر کھلتے ہیں جو اس کے حضور

پاک اور مُطَہّر قرار پاتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآنِ مجید ربُّ العالمین خدا کی طرف سے ہے۔

چنانچہ یہ سب اخیار و ابرار جن کے اسمائے گرامی میں نے ابھی بتائے ہیں اسی پاک اور مُطَہّر گروہ میں شامل تھے۔ جن پر حسبِ استعداد و مراتب انوارِ قرآنی کا نزول ہوا اور انہیں کشف و الہام میں بھی قرآنی علوم سکھائے گئے جیسا کہ ان کی تحریرات و فرمودات سے بھی پتہ چلتا ہے۔[1]

حضرت شیخ الشیوخ سلطان العارفین فرید الدین گنج شکرؒ کا فرمان ہے کہ:

"عالم وہ ہے جسے نبوی علم حاصل ہو۔ اور نبوی علم آسمانی ہے جو آنحضرتؐ کو وحی سے سکھایا گیا۔"[2]

قدوۃ السالکین حضرت شیخ عثمان فرماتے ہیں:

؎ آنکہ از حق یابد الہاماً جواب ۔۔۔ ہرچہ فرماید بُوَد عینِ صواب[3]

جو شخص حق تعالیٰ سے بذریعہ الہام جواب پاتا ہے، جو وہ کہے سچ وہی ہے۔

حدیث نبوی میں ہے۔

"اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خیراً طَہَّرَہٗ قَبْلَ موتہٖ قَالُوا وَمَا طُھُورُ الْعَبْدِ؟ قال عمل صالح یلھمہ ایاہ حتی یقبضہ علیہ"[4]

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اپنی موت سے پہلے مطہر بنا دیتا ہے عرض کیا گیا بندہ کا پاک و مطہر ہونا کیا ہے ارشاد فرمایا عمل صالح جس کا خدا اسے الہام کرتا ہے یہانتک کہ اسی عمل کے دوران وہ اسے اپنے پاس بلا لیتا ہے۔

ایک اور حدیث ہے۔

"اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْراً فَقَّھَہٗ فِی الدِّیْنِ وَاَلْھَمَہٗ رُشْدَہٗ"[5]

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین میں تفقہ بخشتا ہے اور اپنی ہدایت سے اسے بذریعہ الہام مطلع فرماتا ہے۔

---

[1] "فتوحات مکیہ" جلد ۱ دیباچہ "تنبیہ المغترین" ص ۱۸۲ (قطب ربانی حضرت عبدالوہاب شعرانیؒ طبع مصر)

[2] "راحت القلوب" اردو ص ۵۲ تصنیف سلطان العارفین محمد نظام الدین بدایونی ناشر اللہ والے کی قومی دکان لاہور طبع پنجم

[3] چہل مکتوب اردو ص ۱۳ (حضرت شیخ عثمان جالندھریؒ) مطبوعہ بازار کشمیری لاہور

[4] معجم الصغیر للسیوطیؒ ج ۱ ص ۱۶ (المکتبۃ الاسلامیہ لائل پور (فیصل آباد) پاکستان [5] ایضاً

ان بزرگوں کو قرآن و حدیث پر تدبّر اور کشوف و الہامات کی تجلیات سے جو آسمانی فیض حاصل ہوا اس کی بدولت انہوں نے "خاتم النبیین" کے پُرمعارف حروف کے نیچے پوشیدہ خزانے میں سے ایسے ایسے بیش قیمت اور چمکتے ہوئے لعل، یاقوت، زمرد، الماس اور جواہرات پیش کئے ہیں کہ عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے جس کی تفصیلات و جزئیات کو یکجا اور مرتب کرنے کے لیے ایک ادارہ چاہیئے جو دنیا کی جدید لائبریریوں سے استفادہ کے علاوہ بغداد، قاہرہ، شیراز، طرابلس، بخارا، حلب، مراغہ اور اُندلس کے قدیم اسلامی مراکز کی پرانی کتابوں کا کھوج نکال کر اس پر مزید ریسرچ کرے۔

جہاں تک مجھ ناچیز اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ چاکر اور کفش بردار کا تعلق ہے۔ یہ عاجز ایک ابتدائی اور سرسری تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ اُمّتِ محمدیہ کے مسلّمہ بزرگوں نے **تیرہ صدیوں میں مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے "خاتَم النبیّین" کے تیس ۳۰ معنی بیان کئے ہیں۔** یہ تمام معانی جن سے آنحضرت کے عالی مقام اور آپ کے فیوض و برکات اور انوار و تاثیرات کا کسی حد تک اندازہ ہوتا ہے، قرآن و حدیث ہی سے ماخوذ اور انہی کی لطیف تفسیر ہیں۔ قرآن کامل و مکمل کتاب ہے جو اپنی تفسیر آپ کرتی ہے اور آنحضرتؐ نے کوئی زائد تعلیم ہرگز نہیں دی سب احادیث مجملات و اشارات قرآن کی تفصیل اور کسی نہ کسی آیت کی شرح ہیں اور قرآن سے باہر ہرگز نہیں، مگر یہ ایک مستقل مضمون ہے جس کی طرف اس جگہ صرف اشارہ ہی کیا جا سکتا ہے۔

تیس ۳۰ معنوں کا خلاصہ

اب میں ان تیس معانی کا خلاصہ عرض کرتا ہوں جو بزرگانِ اُمّت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خاتم النبیین کے بیان فرمائے ہیں:۔

۱۔ قیامت میں مقامِ عبودیت پر فائز ہونے والا واحد نبی۔

۲۔ عالمِ ارواح میں نبیوں پر مُہر لگانے والا نبی۔

۳۔ نبیوں کا سرچشمہ۔

۴۔ نبیوں کو نورِ نبوت عطا کرنے والا مشکوٰۃ

۵۔ نبیوں کے نبی۔

۶۔ پہلے فیض کو بند اور نئے کمالات کو جاری کرنیوالا نبی۔

۷۔ کمالاتِ نبوت کا جامع

۸۔ کمالات خداوندی کا قالب

۹۔ کمالاتِ علمی و عملی کا اصل

۱۰۔ سب نبیوں سے افضل

۱۱۔ شفاعت کرنے والا نبی

۱۲۔ دعوئ محبتِ الہٰی کی تصدیق کرنیوالی مہر

۱۳۔ حقیقی نبی۔

۱۴۔ نبیوں کا شہنشاہ اور بادشاہِ ہفت اقلیم

۱۵۔ فیض رسانی میں بے مثال

۱۶۔ مراتبِ کمالاتِ نبوت کا انتہائی مقام

۱۷۔ آخری روحانی عہدہ

۱۸۔ شاہی خزانہ کی مہر

۱۹۔ محافظ نبوت

۲۰۔ نبیوں کی زینت

۲۱۔ کامل راہ نما

۲۲۔ پہلی شریعتوں کا ناسخ

۲۳۔ واحد شارع حقیقی

۲۴۔ ہر نئے دَور کا بانی

۲۵۔ آخری مستقل نبی۔

۲۶۔ آخری شارع نبی

۲۷۔ انسان کامل

۲۸۔ نبیوں کے باپ

۲۹۔ نقوش نبوت پیدا کرنیوالا نبی

۳۰۔ فیضانِ خاتمیّت کا اکمل ترین ظہور مہدی کی صورت میں ہوگا۔

اب ان معنوں کی تشریح بزرگانِ اُمت کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

۱۔ قیامت میں مقامِ عبودیت پر فائز واحد نبی

تیسری صدی ہجری کے نامور عالم ربّانی اور صوفی کامل حضرت شیخ عبداللہ محمّد بن علی الحکیم الترمذی (متوفی ۳۰۸ھ) کتاب "ختم الاولیاء" ص ۳۳۸ پر فرماتے ہیں:

حُجّۃُ اللہِ علیٰ خَلْقِہٖ بحقیقۃِ قولہٖ تعالیٰ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ فشھد اللہ لہٗ بِصِدْقِ الْعُبُودیۃِ فاذا برز الدیّانُ فی جلالِہٖ وعظمتِہٖ فی ذالک الموقف وقال یا عُبَیْدِی انما خلقتکُم للعُبودۃ، فھاتُوا العُبودۃَ! فَلَمْ یَبْقَ لِاَحدٍ حِسٌّ ولا حرکۃٌ مِن ھَوْلِ ذالک المقامِ اِلاَّ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم نبذ الک القدم (الصدقِ) الّذی لہ یتقدم علی جمیع صُفُوفِ الانبیاءِ وَالمُرْسَلِیْن لِاَنّہ قَدْ اَتٰی بِصِدْقِ الْعُبُودِیۃ لِلّٰہِ تعالیٰ فیقبلہ اللہُ منہُ وَ یَبْعَثُہٗ الی المقامِ المحمود عند الکرسی فیکشِفُ الغطاء عن ذالک الختم فیحیطہ النُّور وشعاعُ ذالک الختم یبین علیہ وَیُنْبَعُ من قلبہ علیٰ لِسانِہٖ من الثناءِ مالم یسمع بہ احد من خلقہٖ حتّٰی یعلمَ الانبیاءُ کُلُّھم ان مُحمداً صلی اللہ علیہ وسلم کان اَعْلَمَھم باللہِ عزّوجلَّ فھو اولُ خطیب واوّلُ شفیعٍ فیُعطٰی لِواءَ الحمدِ ومَفاتحِ الکرم فلِوَاءُ الحمدِ لعامۃ المومنین، ومفاتحِ الکرَمِ لِلانبیاءِ ولِخاتَمِ النبوۃِ بَدْءٌ وشان عَمیقٌ اعمق من ان نحتَمِلَہٗ[۱]

ترجمہ: خاتم النبوت مخلوق پر خدا کی حُجّت ہے اس فرمانِ ربّانی کے مطابق کہ "وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ۔"

---

[۱] کتاب "ختم الاولیاء" ص ۳۳۸ تالیف الشیخ عبداللہ محمد بن علی الحسن الحکیم الترمذی المطبعۃ الکاثولیکیہ بیروت ۱۹۶۵ء

اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدق عبودیت کی گواہی دی اور اس وقت جبکہ خدا تعالیٰ اپنی عظمت و جلال کیساتھ ظہور کریگا، وہ فرمائے گا "اے میرے بندو میں نے تمہیں صرف عبودیت کے لیے پیدا کیا تھا سو تم عبودیت پیش کرو۔ اُس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اس مقام کے خوف سے سب بے حس و حرکت ہو جائینگے (اُن پر سکتہ طاری ہوگا) مگر آنحضرت قدم صدق کے باعث جملہ انبیاء و مرسلین کی صفوں کے آگے تشریف فرما ہونگے اور اللہ تعالیٰ صدق عبودیت کی بدولت آپ کی عبودیت کو شرف قبول بخشے گا۔

اور اپنی کرسی کے پاس آپ کو مقام محمود پر سرفراز فرمائیگا۔ پھر اس "ختم" (مہر) سے پردہ اُٹھایا جائیگا تو نور آپ کا احاطہ کرلیگا اور اس "ختم" (مہر) کی شعاعیں آپ پر ضوء فشاں ہوں گی۔ تب ایک ایسی ثناء کا چشمہ آپ کے قلب مبارک سے پھوٹ کر آپ کی زبان مبارک پر رواں ہوگا کہ ویسی ثناء مخلوقِ خدا میں سے کسی نے کبھی نہ سُنی ہوگی۔ یہاں تک کہ جملہ انبیاء اس حقیقت سے مطلع ہو جائیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزّ وجلّ کے بارہ میں اُن سب سے زیادہ عرفان رکھتے ہیں۔ لہٰذا خطیب اول اور شفیع اول کا منصب آپ ہی کو عطا ہوگا اور حمدؔ کا جھنڈا اور سخاوت کی چابیاں آپ کو دی جائیں گی۔ لِواءِ حمد عام مومنوں کے لیے ہوگا اور سخاوت کی چابیاں انبیاء کے لیے۔ خاتم النبوۃ کی اتنی بلند و ارفع شان ہے کہ تم اس کے متحمل ہی نہیں ہو سکتے۔ تاہم امید ہے اس کی جس قدر بھی شان بیان کی گئی ہے تمہارے لیے اتنی ہی کافی ہے۔

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
من وجھک المنیر لقد نوّر القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

۲۔ عالمِ ارواح میں نبیوں پر مُہر لگانے والا نبی

مسلم سپین کے ممتاز مفسّر و پیشوائے طریقت حضرت ابن عربیؒ (متوفی ۶۳۸ھ) "شجرۃ الکون" کے صفحہ ۷ پر اس میثاق کا ذکر کرکے جو ازل میں انبیاء سے لیا گیا تھا فرماتے ہیں:

"اَخَذَ المِیْثَاقَ علیٰ تصدیقہٖ والتمسُّکِ بحبلِ تحقیقہٖ جَلاعروس شریعتہ علیٰ اَتْبَاعِہٖ وشیعتہ ثم خَتَمَ بِنُبُوَّتِہٖ الانبیاءُ وبکتابہ الکُتُبُ وبرسالتہ الرُسُل فمن احتمیٰ بحمیٰ شریعتہ سَلِمَ ومن استمسکَ بحبلِ ملتہٖ عُصِمَ۔" [۱]

ترجمہ: (خدا تعالیٰ نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور آپ کی تحقیقات کے رسے کو مضبوطی سے پکڑنے کا عہد لیا، اُس نے آپ کی شریعت کے حُسن کو آپ کے متبعین پر ظاہر کیا۔ پھر آپ کی نبوت سے تمام نبیوں کی نبوت پر آپ کی کتاب سے تمام کتابوں پر اور آپ کی رسالت سے تمام نبیوں پر مہرِ تصدیق لگائی، پس جس نے آپ کی شریعت میں پناہ لی وہ بچا لیا گیا اور جو آپ کی ملّت کا دامن تھامے رہا وہ محفوظ ہو گیا۔

۳۔ نبیوں کا سرچشمہ

اسلامی ہند کے قطب الارشاد حضرت سیّد مظفر علی شاہؒ (متوفی ۱۲۹۹ھ) "جواہرِ غیبی" ص ۴۷ میں فرماتے ہیں:

"از نورِ او انبیاء پیدا شُدند۔" [۲]

ترجمہ: آپؐ کے نور سے ہی تمام نبی پیدا ہوئے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

"خُلِقَ مِنْ عَرَقِ ظَهْرِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلِيْنَ"

سب انبیاء و مرسلین آنحضرتؐ کی پُشت مبارک کے پسینہ سے پیدا ہوئے [۳]

---

[۱] "شجرۃ الکون" ص ۷، حضرت محی الدین ابن عربیؒ طبع استانبول ۱۳۱۸ھ

[۲] "جواہرِ غیبی" ص ۴۷، از حضرت قطب الارشاد سیّد مظفر علی شاہؒ مطبع نولکشور لکھنو

[۳] الدُّرر الحسان للسیوطیؒ ص ۲ مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ دارالعلوم دیوبند (متوفیٰ ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ:۔

"جیسے خاتم بفتح التاء کا اثر اور نقش مختوم علیہ میں ہوتا ہے ایسے ہی موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے حاصل مطلب آیۂ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے ..... سو جب ذات بابرکات محمدی صلعم موصوف بالذات بالنبوۃ ہوئی اور انبیاء باقی موصوف بالعرض تو یہ بات اب ثابت ہوگئی کہ آپ والدِ معنوی ہیں اور انبیاء باقی آپ کے حق میں بمنزلہ اولاد معنوی"[۱]

پھر لکھتے ہیں:۔

"اگر خاتمیت بمعنی اتصافِ ذاتی بوصفِ نبوت لیجئے ..... تو پھر سوا رسول اللہ صلعم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افرادِ خارجی ہی پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی افرادِ مقدرہ جن کا آنا تجویز ہو پر بھی آپ کی فضیلت ثابت ہوگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔"[۲]

۴۔ نبیوں کو نورِ نبوت عطا کرنیوالا مشکوٰۃ:

واقفِ اسرارِ قرآنی حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفیٰ ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:۔

وَمَا يَرَاهُ اَحَدٌ من الانبياءِ وَالمُرسلِ الا مِنْ مِشْكوٰةِ الرَّسُولِ الخَاتَم"[۳]

ترجمہ: (خدا تعالیٰ کو) سارے انبیاء اور رسول خاتم رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکوٰۃِ (نبوت) سے ہی دیکھتے ہیں۔

۱؎ تحذیر الناس ص ۱۰۔۱۱ مطبوعہ خیر خواہ سرکار پریس سہارنپور ۲؎ ایضاً ص ۲۸

۳؎ شرح فصوص الحکم ص ۴۴ للشیخ الکامل الشیخ عبدالرزاق القاشانی مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۲۱ھ

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) لکھتے ہیں:

"تمام کمالات انبیاء کا نشو و نما حضرت خاتم کی ذات سے واجب التسلیم ہے۔"[1]

"دوسرے نبیوں کی نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے فیضیاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت دنیا میں دوسروں کی نبوت سے فیضیاب نہیں ہے۔"[2]

اور قطب الارشاد حضرت سید مظفر علی شاہ (متوفی ۱۲۹۹ھ) "جواہر غیبی" ص ۹۳ میں تحریر فرماتے ہیں:

"ہر نبی کہ بود از آدم تا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جملہ نورِ نبوت از مشکوٰۃ خاتم النبیین گرفتہ۔"[3]

ترجمہ: حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی نے مشکوٰۃ خاتم النبیین ہی سے نور حاصل کیا۔

نیز فرماتے ہیں:

"کنتُ نبیاً وآدم بَیْنَ الماءِ وَالطِّینِ۔ ہرچند اکنون ازیں عالم سفر فرمودند و در عالم تحقیق پیوستند ہم نبی باشند بحکم لا نبی بعدی چراکہ نبوتِ حضرت ایشان جوہر یست و نبوت دیگر عرضی لوی قائم۔"[4]

ترجمہ: (حدیث ہے) میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور اگرچہ اب وہ (نبی) اس دنیا سے سفر کرکے عالم تحقیق میں چلے گئے پھر بھی لا نبی بعدی کے حکم کے ماتحت وہ نبی ہیں کیونکہ آنحضرت کی نبوت جوہر ہے اور دوسروں کی نبوت عرضی اور آپ کے طفیل قائم ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی کے فرزند حضرت ابو العباس محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی

---

[1] "قبلہ نما" ص ۶۳ مؤلفہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۵ھ

[2] "انوار النجوم" ص ۵۶ (ترجمہ مکتوبات حضرت مولانا قاسم نانوتوی) ناشران قرآن اردو بازار لاہور

[3] "جواہر غیبی" ص ۹۳ از حضرت سید مظفر علی شاہ مطبع نولکشور لکھنو

[4] "جواہر غیبی" (از حضرت سید مظفر علی شاہ) ص ۲۴۴ طبع اول ۱۸۸۷ء

۱۰۸۳ھ) بھی فرماتے ہیں کہ

"دیگران چہ انبیاء وچہ غیر شان ہمہ طفیلی وے اند" [1]

"دوسرے سب، خواہ وہ نبی ہوں یا غیر نبی اُن کی حیثیت حضور کے طفیلی کی ہے"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) کا مشہور شعر ہے۔

مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل
منظور نور اُوست دِگر جملگی ظلام [2]

آپ کی ذات اقدس ہی مقصودِ حقیقی ہے باقی سب طفیلی ہیں آپ کا نور ہی اصل ہے اور سب تاریکی ہے۔

آخری مُغلیہ تاجدار بہادر شاہ ظفر (متوفی ۱۲۷۹ھ) نے ختم نبوت کے اسی پہلو پر ان اشعار میں روشنی ڈالی ہے۔

اے سرورِ دو کون، شہنشاہِ ذُوالکرم
سرخیلِ مُرسلین و شفاعت گرِ اُمم
تُو تھا سریر اوجِ رسالت پہ جلوہ گر
آدم جہاں ہنوز پسِ پردۂ عدم

اس تفسیر کا اصل ماخذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مشہور حدیث ہے جو حضرت امام احمدؒ، حاکمؒ اور بیہقیؒ نے حضرت عرباضؓ سے روایت کی ہے کہ

"اِنِّی عَبْدُاللہِ فِی اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِی طِیْنَتِہٖ" [3]

ترجمہ: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس وقت سے اُم الکتاب (لوحِ محفوظ) میں خاتم النبیین ہوں جبکہ آدم ابھی مٹی میں تھے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) نے "خصائص کبریٰ" جلد نمبر ا میں حدیث (کُنت نبیا وآدم بین الروح والجسد) درج کرکے فرمایا ہے کہ

---

[1] "خزینۃ المعارف" مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صدر شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی حیدر آباد ۱۹۷۳ء ناشر عبدالغفار سیمین کراچی نمبر ۱۲

[2] ایضاً ص ۲۲

[3] مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۴ ص ۱۲۸ مطبوعہ مصر

"اس کا یہ مفہوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ آپ آئندہ نبی ہوں گے کیونکہ اس سے تو رسول اللہ کی کوئی خصوصیت ثابت نہیں ہوتی وجہ یہ کہ علم خداوندی تو ہر شی پر محیط ہے۔ پس اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کی نبوت تکمیل وتخلیق آدم سے بھی پہلے تھی یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے آنکھ کھولتے ہی عرش الٰہی پر حضور کا اسم مبارک محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا[۱]"

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے "تحذیر الناس" میں خاتم النبیین کا مذکور مفہوم ایک حدیث نبوی سے اخذ کیا جو یہ ہے :-

"حدیث كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ بھی اسی جانب مشیر ہے کیونکہ فرق قدم نبوت اور حدوث نبوت باوجود اتحاد نوعی، خوب جب ہی چسپاں ہو سکتا ہے کہ ایک جا یہ وصف ذاتی ہو اور دوسری جا عرضی، اور فرق قدم وحدوث اور دوام وعروض فہم ہو (یعنی سمجھ میں آجائے) تو اس حدیث سے ظاہر ہے، ہر کوئی سمجھتا ہے کہ اگر نبوت کا ایسا قدیم ہونا کچھ آپ ہی کے ساتھ مخصوص نہ ہوتا تو آپ مقام اختصاص میں یوں نہ فرماتے (جیسا کہ حدیث بالا میں فرمایا ہے) علاوہ بریں حضرات صوفیہ کرام کی یہ تحقیق کہ مربی روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تعین اول یعنی صفت علم ہے اور بھی اس (حدیث) کے موید ظاہر ہے کہ شاعر کی تربیت سے شعر آوے گا اور طبیب کی تربیت سے فن طب اور محدث کی تربیت درباره حدیث مفید ہوگی، فقیہ کی درباره فقہ۔ سو جس کی مربی صفت العلم ہو، جو علم مطلق ہے مثل ابصار واسماع علم خاص وقسم خاص نہیں، تو لاجرم فرد تربیت یافتہ اعنی ذات پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بھی علم مطلق میں صاحب کمال ہوگی"[۲]

عہد حاضر کے ایک مشہور عالم جناب مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی (متوفی ۱۳۶۹ھ) کے الفاظ میں اس نقطۂ نگاہ کا خلاصہ یہ ہے کہ :

---

[۱] خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۴ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن ۱۳۱۹ھ

[۲] تحذیر الناس ص ۶ - ۷

"بعض محققین کے نزدیک تو انبیائے سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء صلعم کی روحانیت عظمیٰ ہی سے مستفید ہوتے تھے جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی صلعم پر ختم ہوتا ہے بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رُتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔" [1]

خاتمیتِ رُتبی اور زمانی

واضح ہو کہ خاتمیتِ رُتبی خاتم النبیین کے اصل معنیٰ ہیں اور خاتمیتِ زمانی ان معنوں کو آپ کے جسمانی ظہور میں لاحق ہوئی ہے اس لیے ان دونوں میں لزوم تو قرار دیا جا سکتا ہے۔ تناقض قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یعنی خاتمیتِ زمانی کے ایسے معنی نہیں لیے جا سکتے جو خاتمیت رُتبی کے معنوں کو آئندہ کے لیے منفی کر دیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائمی خاتم النبیین ہیں۔ پس خاتمیتِ زمانی صرف یہ تحدید کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی جدید شریعت والا نبی نہیں آسکتا۔ چنانچہ حضرت امام علی القاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے حدیث لانبی بعدی کی شرح میں لکھا ہے:

"وَرَدَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي مَعْنَاهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ لَا يَحْدُثُ بَعْدَهُ نَبِيٌّ بِشَرْعٍ يَنْسَخُ شَرْعَهُ۔" [2]

یعنی حدیث میں لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے الفاظ آئے ہیں (جس سے خاتمیت زمانی سمجھی جاتی ہے۔ ناقل) اس حدیث کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی پیدا نہیں ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

پس خاتمیتِ زمانی ایک وقتی اور محدود مفہوم رکھتی ہے نہ کہ خاتمیت رُتبی کی طرح وسیع مفہوم

---

[1] قرآن کریم مترجم مولانا محمود الحسن صاحب و مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی حاشیہ ص ۵۰۵ ناشر نور کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

[2] الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ ص ۲۲۶ بحوالہ المشرب الوردی فی مذہب المہدی مسلک روحانی مہدی مؤلفہ مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

مراد خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ کوئی جدید شریعت لانے والا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا۔ قرآنی آیت جس میں خاتم النبیین آیا ہے دونوں قسم کی خاتمیت یعنی رتبی و زمانی پر حاوی ہے رتبی بدلالت مطابقی اور زمانی بدلالت التزامی جو اس کو بعد میں لازم ہوئی۔ اس کا یہ معنیٰ مفہوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم زمان بھی ہیں حضرت امام علی القاری ؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) کے نزدیک موضوعاتِ کبیر میں یوں بیان ہوا ہے کہ:

"المعنیٰ اَنَّہٗ لَا یَاْتِیْ نَبِیٌّ بَعْدَہٗ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ [1]

خاتم النبیین کے معنیٰ یہ ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

پس خاتمیت زمانی کے مفہوم کو خاتمیت رُتبی کی طرح وسیع قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ یہ بعد میں لاحق ہوئی ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمانی ظہور ہوا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے "سرمہ چشم آریہ" [2] میں گو روحِ محمدی کا ذکر نہیں کیا، لیکن آیت فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (النجم ۱۰) کی تفسیر کرتے ہوئے آپ کو قاب قوسین سے پیدا ہونے والے دائرے کا مرکز یعنی نقطۂ وسطی قرار دیا ہے جس سے دائرے کے تمام خط پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح نہ صرف انبیاء اور اولیاء کے لیے بلکہ ساری کائنات کے لیے آپ کے وجود باجود کو علتِ غائی قرار دیا ہے اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے بطور علّت فاعلی کے پیش کیا ہے۔ مگر اصل حقیقت حضرت بانی جماعت احمدیہ نے لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی علّت فاعلی نہیں، علّت غائی ہیں۔ فاعلی علّت تو خدا تعالیٰ ہے اور غایت فاعل کے فعل کے لیے محرّک ہوتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے چونکہ حضرت مولانا محمدؒ قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معنوی باپ قرار دیا ہے (جیسا کہ قبل ازیں بیان ہوا) اور باپ ایک گونہ علت فاعلی بھی ہوتا ہے گو اصل علت فاعلی خدا تعالیٰ ہی ہے اس لیے انہوں نے علت فاعلی کے وسیع معنے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علت فاعلی قرار دیا ہے حالانکہ علت غائی بھی بمنزلہ باپ کے ہوتی ہے کیونکہ فاعل فعل نہیں کرتا جب تک کوئی غایت نہ ہو۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) کے قول میں جو آنحضرت کی نبوت

---

[1] الموضوعات الکبیر ص ۶۹ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۴۶ھ

[2] حاشیہ ص ۲۶۴ - ۲۷۴ (روحانی خزائن جلد ۲ ص ۲۱۶ - ۲۲۶)

کے ازل سے موجود ہونے کا ذکر ہے وہ علمی، وجودی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ اپنی شان میں دوسرے تمام نبیوں سے بالکل مختلف اور منفرد تھے آپ کی نبوت خاتم النبیین کے بلند مقام کی حامل تھی اور باقی انبیاء کی نبوتیں آپ کے علت غائیہ ہونے کے فیض سے فیضیاب ہوتی ہیں۔

۵۔ نبیوں کے نبی

حضرت امام تقی الدین سبکیؒ (متوفی ۷۵۶ھ) فرماتے ہیں:-

"یکون نبوتہ و رسالتہ عامۃ لجمیع الخلق من زمن آدم الی یوم القیامۃ و یکون الانبیاء و اممھم کلھم من امتہ فالنبی صلعم نبی الانبیاء۔" [۱]

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت ساری مخلوقات کے لیے ہے اور آدم کے زمانہ سے لیکر قیامت تک ہے اور سب نبی اور ان کی امتیں آنحضرت کی امت میں داخل ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے بھی نبی ہیں۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے۔ غرض جیسے آپ نبی الامت ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء ہیں۔" [۲]

آپ کا یہ جامع شعر اسی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے ؎

جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار [۳]

بزرگان سلف نے تمام انبیاء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بایں معنی قرار دیا ہے کہ ان سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کرنے کا پختہ عہد لیا گیا تھا۔

(آل عمران: ۸۲)

---

[۱] الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام للسیوطیؒ بحوالہ تحذیر الناس ص۴۳ از مولانا محمد قاسم نانوتوی مطبع مجتبائی دہلی ۱۲۹۰ھ

[۲] تحذیر الناس ص ۴ مطبع مجتبائی دہلی ۱۲۹۰ھ ایضاً الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۴۰ مطبوعہ مصر ۱۳۵۱ھ

[۳] قصائد قاسمی ص۵ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۹ھ

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بھی ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۳ میں اسی جہت سے جملہ انبیاء علیہم السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہی قرار دیا ہے۔ لیکن آپ ان نبیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اُمتی نہیں جانتے۔ کامل امتی کی تعریف آپ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ شخص شریعت محمدیہ کاملہ کی پیروی کی شرط کے ساتھ اُمتی بنے۔ انبیاء سابقین ان معنی میں امتی نہیں اس لیے آپ نے ان انبیاء کو مستقل یا براہ راست نبی لکھا ہے۔

۶۔ پہلے فیض کو بند اور نئے کمالات کو جاری کرنیوالا نبی

یہ لطیف معنی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالبؓ (شہادت ۲۷ رمضان ۴۰ھ) کے ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا:

" اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَآءِ "

ترجمہ: مَیں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علیؓ تم خاتم الاولیاء ہو۔"

(افسوس تفسیر صافی کے نئے ایڈیشن میں خاتم الاوصیاء" لکھدیا گیا ہے)

بہرکیف "خاتم الاولیاء" حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں:

" اَلْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا اُنْغَلَقَ " [۱]

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماسبق کے خاتم اور جو کمالات پہلے نہیں مل سکے تھے اُن کے کھولنے والے ہیں۔

مثنوی حضرت مولانا رومؒ دفتر ششم میں ہے۔

ختم ہائے کانبیا بگذاشتند ۔۔۔ آں بدین احمدی برداشتند [۲]

جو مہریں گذشتہ انبیاء علیہم السلام نے لگی ہوئی چھوڑ دی تھیں وہ دینِ احمدی کی بدولت اٹھا دی گئیں۔

قفلہائے ناکشادہ ماندہ بود ۔۔۔ از کفِ اِنَّا فَتَحْنَا برکشود [۲]

(اسرار و رموز کے) بہت سے قفل بے کھلے رہ گئے تھے جو صاحب اِنَّا فَتَحْنَا کے دستِ مبارک سے کھل گئے۔

---

[۱] نہج البلاغۃ ورق ۱۹ مرتبہ حضرت الشریف المرتضیٰ متوفی ۴۳۶ھ

[۲] مثنوی دفتر ششم "مفتاح العلوم" جلد ۱۵ ص ۵۴، ۵۵ شرح مثنوی مولانا روم ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

حضرت یوسف الصالحی الشامیؒ (متوفی ۹۴۲ھ) نے "سُبل الهدیٰ والرشاد" میں لکھا ہے۔

"وَيَصِحُّ اَنْ يَكُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُمِّيَ فَاتِحًا لِاَنَّهٗ فَتَحَ الرُّسُلَ بِمَعْنٰى اَنَّهٗ اَوَّلُهُمْ فِي الْخَلْقِ اَوْ فَاتِحُ الشُّفَعَاءِ بِقَرِيْنَةِ اقْتِرَانِهٖ بِاسْمِهٖ الْخَاتَمِ۔" [1]

ترجمہ: یہ بھی صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وجہ سے فاتح کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کہ آپ نے ہی رسولوں کا دروازہ کھولا ہے مطلب یہ کہ آپ ہی پیدائش میں سب سے اول تھے دوسرے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اسمِ خاتم کے قرینہ سے آئندہ آنیوالے شفیعوں کے لیے دروازہ کھولنے والے ہیں۔

۷۔ کمالاتِ نبوت کا جامع

امام الہند حکیم الملت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

"تَبَحَّرَ فِي الْكَمَالَاتِ وَخَتَمَ النُّبُوَّةَ۔" [2]

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمالات کا سمندر ہونے کی بناء پر نبوت کے خاتم ہیں۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ اَيْ لَا يُوْجَدُ مَنْ يَّاْمُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ۔" [3]

"یعنی آپ شریعت لانے میں آخری نبی ہیں کوئی نئی شریعت لانے والا نبی آپ کے بعد نہیں پایا جائے گا۔"

مزید فرماتے ہیں:

"لِاَنَّ النُّبُوَّةَ تَتَجَزّٰى وَجُزْءٌ مِّنْهَا بَاقٍ بَعْدَ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ" [4]

"نبوت کے حصے ہیں اور ایک حصہ نبوت کا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی ہے (یہ حصہ غیر تشریعی نبوت کا ہی ہو سکتا ہے جو صرف آنحضرت کے امتی کو ہی

---

[1] "سُبل الهدیٰ والرشاد" ص ۶۱۱ (محمد بن یوسف الصالحی الشامی) جزاول مطبوعہ قاہرہ ۱۳۹۲ھ

[2] الخیر الکثیر مترجم ص ۲۳۸ ناشر قرآن محل کراچی [3] تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ ص ۷۲-۷۳

[4] المسویٰ شرح الموطا جلد ۲ ص ۲۶/۴ مطبعہ السلفیہ مکہ ۱۳۵۳ھ

حاصل ہو سکتا ہے، ناقل)

۵ حسنِ یوسف دمِ عیسٰی یدِ بیضا داری   آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(حضرت امیر خسرو متوفّٰی ۷۲۵ھ)

حضرت امام کامل علّامہ علی المہائمیؒ (متوفّٰی ۸۳۵ھ) آیت خاتم النبیّین کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"کَانَ فی ھٰذا المعْنیٰ اَتَمَّ مِنْ سَائِرِ الرّسلِ لِکَوْنِہٖ خاتَمَ النبیین"[۱]

ترجمہ: آنحضرت اس معنٰی میں بوجہ خاتم النبیّین تمام رُسولوں سے اکمل ہیں۔

آٹھویں صدی کے عارفِ ربّانی حضرت سیّد عبد الکریم جیلانیؒ (۷۶۷ھ / ۱۳۶۵) فرماتے ہیں:

"کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین لِاَنّہ جاءَ بالکمالِ ولم یجیٔ اَحدٌ بذالك"[۲]

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّین ہیں کیونکہ آپ کمال کو لائے ہیں مگر کوئی اور اسے نہیں لایا۔

علّامہ ابن خلدون (متوفّٰی ۸۰۸ھ) فرماتے ہیں:

"فَیُفسّرونَ خَاتمَ النبیینَ باللّبنۃِ حَتّٰی اَکْمَلتِ الْبُنْیانَ ومعناہ النبیُّ الّذی حَصَلَتْ لَہُ النبوۃُ الکامِلۃ"[۳]

ترجمہ: صوفیاء خاتم النبیّین کی تفسیر بموجب ایک حدیث نبوی اینٹ سے بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ اس اینٹ نے عمارت مکمل کردی اور اس سے مراد وہ نبی ہے جس کو نبوتِ کاملہ حاصل ہوئی۔

نیز فرماتے ہیں:

---

[۱] تبصیر الرحمٰن ج۲ ص ۱۶۰

[۲] الانسان الکامل باب ۳۶ جلد ا ص ۶۹ (حضرت عبد الکریم جیلانیؒ) مطبعہ ازہریہ مصر ۱۳۱۶ھ

[۳] تاریخ ابن خلدون الغربی ص ۲۷۱ - ۲۷۲ مطبوعہ مصر

"ویمثلون الولایۃ فی تفاوت مراتبھا بالنبوۃ ویجعلون صاحب الکمال فیھا خاتم الاولیاء ای حائز الرتبۃ التی ھی خاتمۃ الولایۃ کما کان خاتم الانبیاء حائزا للمرتبۃ التی ھی خاتمۃ النبوۃ" [۱]

ترجمہ: علماء ربانی ولایت کی مثال اس کے مختلف مراتب کی وجہ سے نبوت سے دیتے ہیں اور ولایت میں جامع کمالات کو خاتم الاولیاء کہتے ہیں یعنی ولایت کے اس مرتبہ کو پالینے والا جو خاتمہ ولایت ہے۔ ولایت کے انتہائی مرتبہ کو جس طرح حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے انتہائی مرتبہ کا احاطہ کرنیوالے ہیں۔

مقام ارفع و اعلیٰ پہ اکثر انبیاء پہنچے | نہ پہنچا کوئی اُس حد پر جہاں خیر الوریٰ پہنچے
سرِ سینا بصد مشکل پہنچکر تھک گئے موسیٰ | سرِ عرشِ عُلا لیکن محمد مصطفےٰ پہنچے

۸۔ کمالاتِ خداوندی کا قالب

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:

"جتنی بڑی عطا ہوگی اتنا ہی بڑا ظرف چاہیئے۔ اس لیے یہ ضرور ہے کہ جس میں ظہورِ کامل ہو جملہ کمالاتِ خداوندی کے لیے بمنزلہ قالب ہو...... ہم اسی کو عبدِ کامل اور سید الکونین اور خاتم النبیین کہتے ہیں۔" [۲]

۹۔ کمالاتِ علمی و عملی کا اصل

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے رسالہ "قبلہ نما" (ص ۶۴) میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"عالم امکان کمالاتِ علمی ہوں یا کمالاتِ عملی، دونوں میں خاتم الانبیاء

---

[۱] تاریخ ابن خلدون الغزلی ص ۲۷۱، ۲۷۲

[۲] "انتصار الاسلام" ص ۴۵ از حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی۔ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۹ھ

اصل اور مصدر ہے اور سوا اس کے جو کوئی کچھ کمال رکھتا ہے وہ دریوزہ گرِ خاتم الانبیاء ہے۔" [۱]

۱۰۔ سب نبیوں سے افضل

حضرت فخرالدین رازیؒ (متوفی ۶۰۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

" اَلَا تَرَی اَنَّ رَسُولَنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَانَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ کَانَ اَفْضَلَ الْاَنْبِیَاءِ " [۲]

ترجمہ: دیکھو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوتے تو سب نبیوں سے افضل قرار پائے۔

۱۱۔ شفاعت کرنے والا نبی

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ (متوفی ۶۷۲ھ) فرماتے ہیں:

اُو شفیع است ایں جہان و آں جہان
ایں جہاں در دین و آنجا در جنان [۳]

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں میں شفیع ہیں اس جہان میں دین کے اور اگلے جہان میں جنت کے۔

دنیا میں آپ کی شفاعت کا یہ اثر بھی ہے جو اُن کے اس شعر سے ظاہر ہے:

مکر کن در راہ نیکو خدمتے — تا نبوّت یابی اندر اُمتے [۴]

نیکی کی راہ میں ایسی خدمت بجا لا کہ تجھے اُمّت کے اندر ہوتے ہوئے نبوّت مل جائے۔

۱۲۔ دعویٰ محبّتِ الٰہی کی تصدیق کرنیوالی مہر

حضرت علامہ حسین علی کاشفی الواعظؒ (متوفی ۹۱۰ھ) "تفسیر حُسینی" میں اور عارف یزدانی حضرت علامہ فتح اللہ کاشانیؒ (متوفی ۹۸۸ھ) "مَنہج الصادقین" میں بحوالہ "عین الاجوبہ" لکھتے ہیں کہ:-

---

[۱] قبلہ نما ص ۴۸، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۵ھ [۲] تفسیر کبیر رازی جلد ۶ ص ۳۱
[۳] مثنوی مولانا روم (مفتاح العلوم جلد ۱۵ ص ۵۵ [۴] مثنوی دفتر پنجم

"ہر نوشتے کی صحت مہر کے سبب سے ہے اور حق تعالیٰ نے پیغمبر کو مہر کہا تاکہ لوگ جان لیں کہ محبت الٰہی کے دعویٰ کی تصحیح آپ کی متابعت ہی سے کر سکتے ہیں اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ اور ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مہر کے سبب سے ہے تو سب پیغمبروں کو شرف حضرت کی ذات سے ہے اور ہر کتبہ کی گواہ اس کی مہر ہوتی ہے تو محکمہ قیامت میں گواہ آپ ہونگے" [1][2]

حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۳۳ھ) نے غالباً اسی لطیف حقیقت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے "خاتم النبیین" کے معنی "نبیوں پر مہر" کے لکھے تھے جو قدیم نسخوں میں موجود ہیں مگر حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور کے شائع کردہ ترجمہ میں اس کو بھی بدل دیا گیا ہے اور اس کی بجائے "ختم کرنیوالا ہے تمام نبیوں کا" کے الفاظ داخل کر دیئے گئے ہیں۔

۱۳۔ حقیقی نبی

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:

"جیسے آئینہ آفتاب اُس دھوپ میں واسطہ ہوتا ہے جو اُس کے وسیلہ سے اُن مواضع میں پیدا ہوتی ہے جو خود مقابل آفتاب نہیں ہوتی پر آئینہ مقابل آفتاب کے مقابل ہوتی ہیں۔ ایسے ہی انبیاء باقی بھی مثل آئینہ بیچ میں واسطہ فیض ہیں غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظلّ اور عکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں۔" [3]

---

[1] تفسیر قادری اُردو ترجمہ تفسیر حسینی ج ۲ ص ۲۶۵ مطبع نولکشور ۱۳۲۸ھ

[2] "منہج الصادقین" جلد ۷ ص ۲۲۴ ناشر کتاب فروشی اسلامیہ تہران طبع سوم ۱۳۴۶ھ شمسی

[3] "تحذیر الناس" ص ۳۳ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۹ھ

۱۴۔ نبیوں کا شہنشاہ اور بادشاہِ ہفت اقلیم

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ

"ہر زمین کی حکومتِ نبوت اُس زمین کے خاتم پر ختم ہو جاتی ہے پر جیسے ہر اقلیم کا بادشاہ باوجودیکہ بادشاہ ہے پر بادشاہِ ہفت اقلیم کا محکوم ہے۔ ایسے ہی ہر زمین کا خاتم اگرچہ خاتم ہے پر ہمارے خاتم النبیین کا تابع"۔[1]

حضرت علامہ تقی الدین سبکی (متوفی ۷۵۶ھ) کا ارشاد ہے:

"ھو کالسلطانِ الْاَعْظَمِ وَجَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ کَامراء الْعَسَاکِرِ"[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہنشاہ کی طرح ہیں اور باقی سب نبی آپ کے جرنیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۱۵۔ فیض رسانی میں بے مثال

حضرت مولانا رومؒ (متوفی ۶۷۲ھ) کا مشہور شعر ہے:

بہرِ ایں خاتم شُدْ است اُو کہ بجُود
مِثلِ اُو نے بُود و نے خواہند بُود
چونکہ در صنعت بَرَدْ اُستاد دست
نے تُو گوئی ختمِ صنعت بَر تُو است[3]

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان معنی میں خاتم النبیین ہیں کہ فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ آئندہ ہوگا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو کیا تم نہیں

---

[1] "تحذیر الناس" ص ۲۵ مطبع مجتبائی دہلی۔

[2] الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۴۰ مطبوعہ مصر ۱۳۵۱ھ [3] الہام منظوم ترجمہ اردو مثنوی مولانا روم دفتر ششم ص ۱۹ از سید عاشق حسین سیماب اکبر آبادی ناشر ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور

کہتے کہ تجھ پر کاریگری ختم ہوگئی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:

در گشادِ ختمہا تو خاتمی — در جہانِ روح بخشاں حاتمی
ہست اشاراتِ محمد۔ المراد — کُل گشاد اندر گشاد۔ اندر گشاد[1]

یا رسول اللہ آپ ہر قسم کے ختموں کو کھولنے کی وجہ سے خاتم ہیں اور روح بخشنے والوں میں آپ حاتم ہیں۔

الغرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہ ہے کہ (روحانی ترقیات کے) سب دروازے کھلے ہی کھلے ہیں کوئی بھی بند نہیں۔

۱۶۔ مراتبِ کمالاتِ نبوّت کا انتہائی مقام

قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین مدار (متوفی ۸۵۱ھ) فرماتے ہیں:

"بعد زمانہ اصحاب المرسلین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجہ وراءُ الوراء میں ان تین اولیاء کے سوا اور کوئی اس مرتبۂ علیا پر نہیں پہنچا اول خواجہ اویس قرنی ۔۔۔۔ دوسرے بہلول دانا اور جناب قطبُ الاقطاب فرداً لاحباب محی الدین اس رتبہ میں لاثانی اور سب سے افضل قرار پاتے اور یہ مرتبہ ذاتِ معدن صفات میں آپ کی اس طرح ختم ہوا کہ جس طرح جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّت اور اصحاب کرام پر خلافت، اور علی المرتضیٰ پر ولایت اور حسنین علیہما السلام پر شہادت تمام ہوئی۔"[2]

اور حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ "مظہر العجائب" میں لکھتے ہیں:

---

[1] الہام منظوم ترجمہ اُردو مثنوی مولانا روم دفتر ششم ص ۱۹ از سید عاشق حسین سیماب اکبرآبادی ناشر ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور۔

[2] ملفوظ بحوالہ "قرۃ العینین فی محامد غوث الثقلین ص ۱۸" از محمد ذاکر حسین علوی ۱۳۰۴ھ مطبع دبدبہ احمدی لکھنو ناشر محمد عبدالستار خاں تاجر کتب چوک لکھنو

مصطفیٰ ختمِ رُسل شُد در جہاں　　　مرتضیٰ ختمِ ولایت در عیاں[1]

"حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہان میں ختمِ رُسل بنے اور حضرت علی المرتضیٰ ختمِ ولایت بنکر ظاہر ہوئے۔"

حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ (متوفیٰ ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں ؎

ہر مرتبہ کہ بُود در امکان اُو بَرُوست
ہر نعمتے کہ داشت خدا، شد برو تمام[2]

جو مرتبہ بلند بھی ممکن ہے آنحضرت اُس پر فائز ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت آپ پر تمام ہوگئی ہے۔

۱۷- آخری روحانی عہدہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ (متوفیٰ ۱۲۹۷ھ) نے اس معنیٰ کو ایک لطیف مثال سے واضح کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"انبیاء بوجہ احکام رسانی مثل گورنر وغیرہ نوّابِ خداوندی ہوتے ہیں اس لیے اُن کا حاکم ہونا ضروری ہے چنانچہ...... جیسے عہدہ ہائے ماتحت میں سب سے اوپر عہدہ گورنری یا وزارت ہے اور سوا اس کے اور سب عہدے اُس کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اَوروں کے احکام کو اور توڑ سکتا ہے اس کے احکام کو کوئی نہیں توڑ سکتا اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ اس پر مراتب عہدہ جات ختم ہوجاتے ہیں۔ ایسے ہی خاتمِ مراتبِ نبوّت کے اوپر اور کوئی عہدہ یا مرتبہ ہوتا ہی نہیں جو ہوتا ہے اس کے ماتحت ہوتا ہے۔"[3]

---

[1] تذکرۃ الاولیاء اردو مقدمہ ص ۲۸ ناشر اللہ والے کی قومی دکان لاہور اپریل ۱۹۲۵ء

[2] اخبار الاخیار اُردو ص ۲۲

[3] مباحثہ شاہجہانپور ص ۲۴-۲۵ مطبع مجتبائی ۱۲۹۵ھ

۱۸۔ شاہی خزانہ کی مہر

حضرت علامہ الشیخ حقی البروسویؒ (متوفی ۱۱۳۷ھ) اپنے وقت کے "خاتمۃ المفسرین" "قدوۃ ارباب الحقیقت والیقین" اور "قطب زمان" سمجھے جاتے تھے۔ آپ اپنی یادگار تفسیر "روح البیان" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اَلْخَتْمُ اذا کان علی الکتاب لا یَقدِرُ احدٌ علی فکّہ کذالك لا یَقدِرُ احدٌ ان یُحیطَ بحقیقۃِ عُلومِ القرآن دُونَ الخاتِمِ ومادام خاتمُ الملِكِ علی الخِزانۃِ لا یَجسُرُ اَحدٌ علی فَتحِھا وَلَا شكَّ اَنَّ الْقُرْآنَ خَزانۃُ جَمیعِ الْکُتُبِ الالٰھیۃ المنزَلۃِ من عِندِ اللہ ومجمعُ جواھِرِ العُلومِ الالٰھیۃ والحقائقِ اللدنیۃ فلذالك خُصَّ بہٖ خَاتمُ النبیین محمدٌ علیہ السلام ولھذا السّرِ کان خاتمُ النبوۃ علی ظھرہ بین کتفیہ لان خزانۃَ الْملِكِ تُختَم مِن خارجِ البابِ لعصمۃِ الباطِنِ وما فی داخلِ الخزانۃِ" [1]

ترجمہ: مہر جب خط پر ہو تو کسی کو اس کے توڑنے کی طاقت نہیں۔ اس طرح کسی شخص کے لیے ممکن نہیں کہ وہ خاتم النبیّین کے سوا علوم قرآن کی حقیقت کا احاطہ کر سکے اور جب تک بادشاہ کی مُہر خزانہ پر موجود ہو کوئی شخص از خود اس کے کھولنے کی جرأت نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ خود بادشاہ اس خزانے میں سے کسی کو عطا کرے کیونکہ باوجود مُہر کے بادشاہ کے لیے اس خزانہ کی طرف راہ پانا ممنوع نہیں اور نہ اُسے فیض پہنچانا ممنوع ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تمام کتب الٰہیہ کا خزانہ اور علوم الٰہیہ اور حقائق لُدنیہ کے جواہرات کا مجموعہ ہے (اس لیے اس کے علوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کے بغیر جو آپ کے خاتم ہونے کا فیض ہے۔ کسی پر نہیں کھل سکتے کیونکہ فاتح بھی آپ ہیں) پس اس وجہ سے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ

---

[1] تفسیر روح البیان جلد ۷ جزو ۲۲ ص ۱۸۹ از علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسویؒ مطبوعہ ۱۳۳۱ھ

وسلم کو مخصوص طور پر قرآن (یعنی تمام علوم قرآنیہ) کا خزانہ دیا گیا اور یہی بھید ہے جو مُہر نبوّت آپ کی پشت پر آپؐ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی کیونکہ شاہی خزانہ کو دروازہ کے باہر سے سربمُہر کیا جاتا ہے تاکہ جو کچھ اُس کے اندر موجود ہے اس کی حفاظت ہو سکے (اور کوئی چور اسے نہ چُرا سکے بلکہ وہ جس پر چاہے خود افاضہ کرے) بوجہ فاتح ہونے کے وہ خود تحریر فرماتے ہیں:

"دفی الخبر القدسی (کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً) فَلَا بُدَّ لِلْکَنْزِ مِنَ المِفتاح والخاتم فَسُمِّیَ علیہ السلام بالخَاتَم لِاَنہ خَاتَمُہٗ علی خزانۃ کنز الوجود وسمی بالفاتح لِاَنہ مِفْتَاحُ الْکَنْزِ الْاَزَلِی بہ فُتِحَ وَبِہٖ خُتِمَ وَلَا یُعْرَفُ مَافِی الْکَنْزِ الا بالخاتم الذی ھو المِفْتَاح قال تعالیٰ (فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ) لحصل العرفان بالفیض الحقّی علی لسان الحبیب وکذالک سُمّی الخاتم حبیبُ اللہ لان اثر الختم علی کنزِ المِلکِ صورۃُ المحبّت لِمَا فی الْکُنُوزِ گفتہ اند معنیٰ خاتم النبیّین آنست کہ رب العزت نبوّت ہمہ انبیاء جمع کرد و دلِ مصطفیٰ علیہ السلام را معدن آں کرد و مہر نبوت برآں نہاد تا ہیچ دشمن بموضع نبوّت راہ نیافت نہ ہوائے نفس نہ وسوسۂ شیطان و نہ خطرات مذمومہ و دیگر پیغمبراں را ایں مہر نبوت نبود"[1]

ترجمہ: اور حدیث قدسی میں ہے "کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًّا" (یعنی خدا فرماتا ہے میں ایک مخفی خزانہ تھا) پس خزانہ کے لیے مِفْتَاح (یعنی چابی) اور خاتم (یعنی مہر) کا ہونا ضروری ہے۔ پس حضور علیہ السلام کو خدا کی مُہر کا نام دیا گیا آپ وجود باری کے خزانہ پر مہر ہیں اور آپؐ کو (فاتح) کھولنے والا کا نام دیا گیا کیونکہ آپ ازلی خزانہ کی مِفْتَاح (چابی) ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ ہی سے

---

[1] تفسیر روح البیان جلد ۷ جزء ۲۲ ص ۱۸۹ - ۱۹۰ از علامہ شیخ اسماعیل حقّی بروسوی مطبوعہ ۱۳۳۱ھ

کھولا گیا اور آپ ہی کے ذریعہ اُسے سر مُہر کیا گیا اور خزانہ میں جو کچھ ہے اس کا علم و عرفان صرف خاتم کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ وہ مفتاح بھی ہے[۱] پھر اللہ تعالیٰ نے (اس حدیث قُدسی میں) فرمایا ہے کہ "فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ" (کہ پھر مَیں نے پسند کیا کہ مَیں پہچانا جاؤں) پس اُس کے حبیبؐ کی زبان پر ترغیب دینے والے فیض کے ذریعہ عرفان حاصل ہوا اور اسی وجہ سے حضرت خاتم النبیّین کو حبیب اللہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کیونکہ خاتم (مہر) کا اثر شاہی خزانہ پر اس محبت کی صورت میں ہوتا ہے جو اُس چیز سے ہوتی ہے جو خزانہ میں پائی جاتی ہے۔

(یہ بھی کہا گیا ہے کہ خاتم النبیّین کے معنی یہ ہیں کہ ربُّ العزّت نے تمام انبیاءؑ کی نبوت جمع کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اس کا معدن بنایا اور مُہرِ نبوت اُس پر لگائی۔ یہانتک کہ کسی دشمن نے مقامِ نبوّت تک راہ نہیں پائی۔ نہ ہوائے نفس نہ وسوسۂ شیطان اور نہ مذموم خیالات اور دوسرے پیغمبروں کو یہ مُہرِ نبوّت حاصل نہ تھی)

۱۹۔ کامل راہ نما

عارف ربّانی حضرت عبدالکریم جیلانیؒ (متوفّٰی ۸۲۶ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"وَكَانَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَدَعْ حِكْمَةً وَّلَا هُدًى وَّلَا علما ولا سِرًّا الا وقد نبه عليه و اشار اليه على قدرِ

---

[۱] پس خاتم النبیین کے یہ معنی بھی قرار پاتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے سب نبیوں سے بڑھکر محبت عطا کی ہے گویا آپ خاتم المحبین بھی ہے۔

مایلیق بالتبیین لذالک السر۔[۱]

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے خاتم النبیین تھے کہ آپ نے حکمت، ہدایت، علم یا راز کی ہر بات سے آگاہی بخشی اور اس بھید کی طرف واضح اشارہ کرکے اس کی وضاحت کا حق ادا فرما دیا۔

۲۰۔نبیوں کی زینت

حضرت امام محمد بن عبدالباقی زرقانیؒ (متوفی ۱۱۲۲ھ) اور ابن عساکرؒ دونوں کا قول ہے کہ:

"فمعناہ احسنُ الانبیاء خَلقاً و خُلُقاً لانہ صلی اللہ علیہ وسلم جَمالُ الانبیاء کالخاتَمِ الّذی یُتجمّل بہ۔"[۲][۳]

(خاتم النبیین کے) معنیٰ یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ظاہری اور روحانی بناوٹ اور اخلاق میں سب سے زیادہ حسین ہیں کیونکہ آپ نبیوں کا حسن و جمال ہیں اس انگشتری کی مانند جس سے زینت و تجمل حاصل کیا جاتا ہے۔

حضرت القاضی الحافظ المحدّث محمد بن علی شوکانی الیمانی الصنعانیؒ (متوفی ۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں کہ:-

"انّہ صار کالخاتم لھُم الّذی یَتختّمُوْنَ بہٖ و یَتزیّنُوْنَ بِکونہٖ منھم۔"[۴]

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے لیے انگوٹھی کے مانند ہیں جسے وہ پہنتے اور اس سے زینت حاصل کرتے ہیں کیونکہ آنحضور اُن میں سے ہیں۔

علاوہ ازیں حضرت علامہ محمدؐ مشہدیؒ نے بھی "مجمع البحرین" (جلد نمبر ۲ ص ۴۷۰) مطبوعہ ایران میں خاتَم کے معنی "زینت" کے لیے ہیں۔

---

[۱] "انسان کامل" جلد نمبر ۱ باب ۳۶ ص ۶۹ (سید عبدالکریم جیلانیؒ) مطبع ازہریہ مصر ۱۳۱۶ھ

[۲] زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۳ ص ۱۶۳ مصری

[۳] سبل الہدیٰ والرشاد ص ۵۵۸: الامام محمد بن یوسف الصالحی الشامیؒ المتوفی ۶۴۲ھ)

[۴] "فتح القدیر" ج ۴ ص ۲۷۶ مطبوعہ مصر ۱۳۵۰ھ

۲۱- محافظِ شریعت

حضرت ابوالحسن شریف رضی (متوفی ۴۰۶ھ) جو امام موسیٰ کاظمؒ کی اولاد میں ایک عالی پایہ عالم تھے "خاتم النبیّین" کے یہ معنیٰ بیان فرماتے ہیں کہ:

هٰذہ استعارۃٌ والمرادُ بها اَنّ اللہَ تعالیٰ جَعَلَهٗ صلّی اللہ علیه وسلّم وآلهٖ حافِظاً لشرائع الرُّسُل علیهم السّلام وکُتُبِهم وجامِعاً لمعالم دِینِهم وآیاتِهم کالخاتِمِ الّذی یُطبَعُ به علی الصّحائِفِ وغیرِها لیُحفَظَ مافیها ویکونَ علامةً علیها۔ [۱]

ترجمہ: یہ استعارہ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام رسولوں کی شریعت اور کتابوں کا محافظ بنایا ہے اور انکے دین کی اہم تعلیمات اور ان کے نشانات کا بھی اُس مہر کی طرح جو خطوں پر ان کو محفوظ رکھنے اور اُن کی علامت کے طور پر ثبت کی جاتی ہے۔

۲۲- پہلی شریعتوں کا ناسخ

حضرت ابن سبع (متوفی ـــھ) آیت خاتم النبیّین سے استدلال فرماتے ہیں کہ:

"اِنَّ شَرْعَهٗ نَاسِخٌ لِکُلِّ شَرْعٍ قَبْلَه" [۲]

ترجمہ: آنحضرت کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے (اور اُن کی کوئی مستقل حیثیت باقی نہیں رہی، لیکن اُن کی شریعت کے بنیادی احکام واصول کی شریعتِ محمدیہ جامع ہے اس لیے آپ محافظِ شریعت بھی ہیں۔)

۲۳- واحد شارعِ حقیقی

بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی (متوفی ۱۲۳۵ھ) اپنے رسالہ فتح الرحمٰن میں لکھتے ہیں

---

[۱] "تلخیص البیان فی مجازات القرآن" ص ۱۹۱ "تالیف الشریف الرضی مطبعہ المعارف بغداد ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء

[۲] الخصائص الکبریٰ للسیوطیؒ ج ۲ ص ۱۸۷

"ہمہ رُسُل در اخذِ شَرع مستمد از خاتمُ الرِسالت اند و چُونکہ
شَرع او عام باشد پس دیگرے صاحب شَرع نباشد"[1]

ترجمہ: تمام رسول شرع کے حاصل کرنے میں خاتم الرسالت سے مدد کے طالب
ہیں۔

(یعنی اُن کی شریعتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا ظلّ ہیں) اس لحاظ سے چونکہ شریعت آپ کی عام ہے (یعنی سب نبیوں کی شریعت آپ ہی کی شریعت کا ظلّ ہے) لہٰذا شریعت عام رکھنے میں آپ کے سوا کوئی اور نبی صاحبِ شرع نہیں۔

۲۴- ہر نئے دَور کا بانی

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید بالاکوٹ (۱۲۴۶ھ) "صراطِ مستقیم" میں فرماتے ہیں کہ:

"جب ایک دَور ختم ہو جاتا ہے دوسرے دورے کی ابتداء شروع ہو جاتی ہے۔ ایسے شخص کے وجود سے پہلے دورے کی ہدایت کو کمال کی نہایت تک پہنچاتا ہے اور اس کو ترجمان مقرر کرکے اس کی نزاکت والی زبان سے اللہ تعالیٰ کی تازہ مہربانیوں کی طرف آدمیوں کو دعوت کی جاتی ہے اور اس دَورہ کی امامت اس کو بخشی جاتی ہے جو اُس زمانے میں آدمیوں میں سے زیادہ باکمال اور اللہ تعالیٰ کے فیض کے زیادہ لائق ہوتا ہے اور یہ مقام مستقل طور پر تو حضرت خاتم النبوت اور فاتح الولایت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہے اور آپ کی پیروی کی برکت سے اس مقام کا نمونہ بعض بزرگوں کو بھی عطا کیا جاتا ہے اور اصطلاح میں ان کو "خاتمین" اور فاتحین کا لقب دیا جاتا ہے۔"[2]

---

[1] مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی ج نمبر ۱ ص ۱۴۴

[2] "صراطِ مستقیم" اردو ص ۱۰۱ ناشر شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور
ایضاً تفہیمات الٰہیہ جلد نمبر ۱ ص ۱۰۱ ناشر اکادمیہ شاہ ولی اللہ حیدر آباد سندھ ۱۳۹۰ھ

۲۵۔ آخری مستقل نبی

حضرت شاہ ولی اللہؒ (متوفیٰ ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

"اِمْتَنَعَ اَنْ یکونَ بَعْدَہٗ نبیٌ مستقلٌ بالتَّلَقِّی"۔ [۱]

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو مستقل طور پر (بلاواسطہ آنحضرتؐ کے) خدا سے تعلیم حاصل کرنے والا ہو۔

۲۶۔ آخری شارع نبی

یہ وہ معنیٰ ہیں جو امتِ مسلمہ کے اہل اللہ اور شریعت، طریقت اور حقیقت کے باریک اسرار سے واقف بزرگوں نے نہایت کثرت سے کئے ہیں۔ بطور نمونہ چند اقتباسات پیش کرتا ہوں:

اوّل: اُمّ المومنین حضرت عائشہ (وفات ۵۸ھ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"قولُوا اِنَّہٗ خَاتَم النبیینَ وَلَاتَقُولُوا لانبِیَّ بَعْدَہٗ" [۲]

ترجمہ: "آنحضرت کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ ہرگز نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

دوم: حضرت ابن قتیبہؒ (متوفیٰ ۲۶۷ھ) سیّدہ عائشہ (وفات ۵۸ھ) رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کرکے فرماتے ہیں کہ:

"لیس ھذا من قولِھا ناقِضاً لقولِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانبی بعدی لِانہ اَرَادَ لا نبی بعدی یَنسَخُ ماجِئتُ بہٖ"۔ [۳]

ترجمہ: حضرت سیّدہ عائشہؓ (وفات ۵۸ھ) کا یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لانبی بعدی کے مخالف نہیں کیونکہ حضور کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے

---

[۱] "الخیر الکثیر" از حضرت شاہ ولی اللہؒ ص ۱۱۱ (ناشر مکتبہ رحیمیہ اکوڑہ خٹک پشاور) ۱۰ راگست ۱۹۵۹ء

[۲] "تفسیر در منثور" جلد نمبر ۵ ص ۲۰۴ مرتبہ حضرت علامہ سیوطیؒ "تکملہ مجمع البحار" جلد نمبر ۴ ص ۸۵ از حضرت امام طاہر گجراتی "تاویل مختلف الاحادیث" (امام ابن قتیبہؒ) ص ۲۳۶ مطبع کردستان العلمیہ مصر ۱۳۲۶ھ

[۳] "تاویل مختلف الاحادیث" (امام ابن قتیبہؒ) ص ۲۳۶

بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کو منسوخ کر دینے والا ہو۔

سوم: اسی طرح محدّث اُمّت حضرت امام محمد طاہر گجراتیؒ (متوفّی ۹۸۶ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ:

"هٰذَا ایضاً لاینافی حدیث لا نبی بعدی لانه اراد لَا نَبِیَّ یَنْسَخُ شَرْعَهُ" [1]

حضرت عائشہؓ (وفات ۵۸ھ) کا یہ قول حدیث لانبی بعدی کے منافی نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

چہارم: سپین کے شہرۂ آفاق صوفی، مفسّر اور متکلّم حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفّی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں کہ:

"اِنَّ النّبوّةَ الّتی اِنْقَطَعَتْ بِوُجُودِ رسولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیه وسلم اِنّما ھِیَ نُبوّةُ التّشریع لَا مَقَامُھا فَلا شرعٌ یکونُ نَاسِخاً لِشرعِهِ صلی اللہ علیه وسلم ولا یَزِیْدُ فی شرعِهِ حُکْماً اٰخر۔ وھذا معنی قوله صلی اللہ علیه وسلم اِنَّ الرّسالة والنُّبوّة قد انقطعت فلا رسول بعدِی وَلا نبیّ ای لا نبیَّ بعدِی یکونُ علٰی شرعٍ یُخالِفُ شرْعِی بل اذا کان یکونُ تحتَ حکمِ شریعتی" [2]

ترجمہ: جو نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے منقطع ہوئی ہے وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقامِ نبوّت۔ پس اب کوئی شرع نہ ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع کی ناسخ ہو اور نہ آپ کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہوگی اور یہی معنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ رسالت اور نبوّت منقطع ہوگئی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ کوئی نبی۔ مراد آنحضرت کے اس قول سے یہ ہے کہ

---

[1] "تکملہ مجمع البحار" ص ۸۵

[2] فتوحاتِ مکیّہ جلد نمبر ۲ ص نمبر ۳ دارالکتب العربیہ الکبریٰ مصر

اب ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔

کتاب "فصوص الحکم" میں آپ کا واضح ارشاد ہے کہ:

"ان اللہ لطیف بعبادہ فابقیٰ لھم النبوۃ العامّۃ التی لا تشریع فیھا"[1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اسی لیے اُس نے اُن کی خاطر غیر تشریعی نبوت عامہ باقی رکھی ہے۔

پنجم: خلیفۃ الصوفیاء شیخ العصر حضرت الشیخ بالی آفندیؒ (متوفی ۹۶۰ھ) بھی حضرت محی الدین ابن عربیؒ کی تائید میں فرماتے ہیں کہ:

"خَاتَمُ الرُّسُلِ هُوَ الَّذِی لَا یُوجَدُ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ مُشَرِّعٌ"[2]

خاتم الرسل وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت جدیدہ پیدا نہیں ہوگا۔

ششم: حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ (متوفی ۹۷۶ھ) ہمیشہ یہ مسلک بیان فرماتے رہے کہ:

"فَاِنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّةِ لَمْ یَرْتَفِعْ انما ارتفع نُبُوَّۃُ التشریع فقط کما یُؤیدہ حدیث من حَفِظَ القرآنَ فقد اُدْرِجَتِ النُّبُوَّۃُ بین جَنْبَیْهِ فقد قامت بھذہ النبوۃ بلا شک وقولُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم فلا نبیَّ بعدی ولا رسول المرادُ بہ لا مُشَرِّعَ بَعْدِی"[3]

ترجمہ: مطلق نبوت نہیں اٹھائی گئی محض تشریعی نبوت ختم ہوئی ہے جس کی تائید

---

[1] "شرح فصوص الحکم" ص ۱۶۸ حضرت شیخ عبدالرزاق قاشانیؒ مطبعہ مصر ۱۳۲۱ھ

[2] " " " " ۵۶ الشیخ بالی مطبوعہ بومرہ ۱۳۰۹ھ

[3] "الیواقیت والجواہر" جلد ۲ ص ۲۴ فہامی مصر ۱۳۵۱ھ

حدیث من حفظ القرآن الخ سے بھی ہوتی ہے (جس کے معنی یہ ہیں جس نے قرآن حفظ کرلیا اُس کے دونوں پہلوؤں سے بلا شبہ نبوت داخل ہوگئی) اور آنحضرت کے قول مبارک لا نبی بعدی ولا رسول سے مراد صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لے کر آئے۔"

نیز فرماتے ہیں :

"اِعلَمۡ اَنَّ النبوۃ لَمۡ ترتفع مُطلقاً بعد محمدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانما ارتفع نُبُوّۃُ التشریعِ فَقَطۡ فقولُہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَا نبی بعدِی ولا رسولَ بعدی اَی ماثم من یشرع بعدی شریعۃً خاصۃً فھو مثلُ قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ" [1]

ترجمہ : یاد رکھو کہ آنحضرت کے بعد مطلق نبوت نہیں اٹھی صرف تشریعی نبوت اٹھی ہے پس آنحضرت صلعم کے فرمان لا نبی بعدی ولا رسول کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی شریعتِ خاصہ لیکر نہیں آئے گا یہ حدیث حضور کے اس قول کی مانند ہے کہ جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا تو اور کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر مرجائے گا تو اور کوئی قیصر نہیں ہوگا۔"

ہفتم : عالم ربّانی حضرت سید عبدالکریم جیلانی ؒ (متوفّٰی ۸۳۲ھ) فرماتے ہیں کہ :۔

"اِنۡقَطَعَ حُکۡمُ نُبُوَّۃِ التَّشۡرِیعِ بَعۡدَہٗ" [2]

ترجمہ : آنحضرت کے بعد تشریعی نبوت کا حکم منقطع ہوگیا ہے۔

ہشتم : حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی (متوفّٰی ۱۱۷۶ھ) اپنا عقیدہ و مسلک بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں :۔

فَعَلِمۡنَا بِقَوۡلِہٖ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ وَلَا رَسُوۡلَ اَنَّ النُّبُوَّۃَ قَدِ انۡقَطَعَتۡ وَالرِّسَالَۃَ اِنَّمَا یُرِیۡدُ بِھَا التَّشۡرِیۡعَ" [3]

---

[1] "الیواقیت والجواہر" جلد ۲ ص ۳۹ مطبوعہ مصر ۱۳۵۱ھ

[2] "انسان کامل" ج نمبر ا ص ۶۹ (عارف ربّانی حضرت عبدالکریم جیلانی) مطبوعہ قاہرہ ۱۳۱۶ھ

[3] "قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین" ص ۳۱۹ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۰ھ

ترجمہ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "لا نبی بعدی ولا رسول" سے ہمیں یہ معلوم ہوگیا کہ جو نبوت ورسالت منقطع ہوگئی ہے وہ آنحضرت کے نزدیک نئی شریعت والی نبوت ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ :

" خُتِم بہ النبیونُ اَیْ لا یُوجَدُ مَنْ یَّامُرہ اللّٰہُ سُبحانہ بالتَّشریع عَلَی النَّاسِ " [۱]

ترجمہ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی ان معنوں میں ختم کئے گئے ہیں کہ ایسا شخص نہیں پایا جائیگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں پر نئی شریعت دیکر مامور کرے۔

نہم : ملتان کے ولی کامل حضرت حافظ عبدالعزیز فرماروی (متوفی ۱۲۳۹ھ) نے شرح عقائد کی شرح " نبراس" میں یہ حدیث درج کی ہے کہ :

" سیکون بعدی ثلا ثون کُلُّھُمْ یَدَّعِیْ اَنَّہ نبیٌّ وَلَانَبِیَّ بَعْدِیْ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ "

میرے بعد تیس ہوں گے جو سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

طریقہ نوشاہیہ قادریہ کے امام و پیشوا حضرت شیخ نوشاہ گنج بخش قدس سرہٗ (متوفی ۱۰۶۴ھ) کے فرزند عالیجاہ اور خلیفہ آگاہ حضرت حافظ برخوردار (متوفی ۱۰۹۳ھ) اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ :

"والمعنی لا نبیَّ بِنُبُوَّۃِ التَّشْرِیْعِ بَعْدِیْ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَنْبِیَآءِ الْاَوْلِیَآءِ" [۲]

اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لیکر آئے ہاں جو اللہ چاہے انبیاء الاولیاء میں سے۔

---

[۱] "تفہیمات الٰہیہ" جلد نمبر ۲ ص ۸۵ از حضرت شاہ ولی اللہ محدث (اکادمیہ شاہ ولی اللہ دہلوی حیدرآباد سندھ ۱۳۸۷ھ)

[۲] " نبراس" ص ۴۴۵ حاشیہ مطبع ہاشمی میرٹھ ۱۳۱۸ھ

دہم: محدثِ زماں امام اہلِ سنت حضرت امام مولانا علی بن محمد سلطان القاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر درج ذیل الفاظ میں فرمائی ہے کہ:

"فَلَا یُنَاقِضُ قَوْلَهٗ تَعَالٰی خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اِذِ الْمَعْنٰی اَنَّهٗ لَا یَأْتِیْ نَبِیٌّ بَعْدَهٗ یَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ یَکُنْ مِّنْ اُمَّتِهٖ" [1]

ترجمہ: (حدیث لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً) اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے ہرگز مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنی ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتّی نہ ہو۔

یازدہم: تحریک پاکستان کے صفِ اوّل کے راہنما نواب بہادر یار جنگ مرحوم "قائدِ ملّت" متوفی ۱۳۶۳ھ - ۱۹۴۴ء) فرقہ مہدویہ کے ایک سرگرم رُکن تھے۔ اس فرقہ کے ممتاز بزرگ حضرت سیّد شاہ محمدؒ نے پونے دو سو سال قبل لکھا کہ:-

"ہمارے محمد بفتح تا خاتم نبوتِ تشریعی ہیں فقط کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ الآیۃ اور معنی اس کا مہر کرنا ہے یعنی جنابِ ختمیّت انتساب کے وجودِ پُر جود سے دروازہ نبوت تشریعی کا ایسا بند ہوا کہ پھر کوئی نبی صاحب نبوتِ سابقہ مانند عیسیٰ کے بھی یہ طاقت نہیں رکھتا ہے کہ ایجادِ شرعِ تازہ کا دعویٰ کرے چہ جائیکہ دوسرا نبی صاحبِ شرعِ تازہ پیدا ہو۔ نہ یہ کہ فیض نبوت ایسا منقطع اور مرفوع ہو گیا کہ اس صفت سے کوئی موصوف نہ ہو سکے۔" [2]

دوازدہم: حضرت مولانا ابوالحسنات عبدالحی فرنگی محل (متوفی ۱۳۰۴ھ) کا مشہور ارشاد ہے کہ

"بعد آنحضرتؐ کے یا زمانے میں آنحضرتؐ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرعِ جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔" [3]

---

[1] "موضوعاتِ کبیر" ص ۶۹ از حضرت مولانا علی القاریؒ طبع ۱۳۱۲ھ (مطابق نسخہ مصری ۱۲۸۹ھ)

[2] "ختم الہدیٰ سبیل السویٰ" ص ۲۴ مطبع فردوسی بنگلور ۱۲۱۹ھ

[3] "دافع الوسواس فی اثر ابن عباس" ص ۱۶ مطبع یوسفی فرنگی محل طبع سوم

سیزدہم : یہی مسلک گزشتہ صدی تک بالاتفاق تمام علمائے اہل سنت کا تھا چنانچہ مولانا عبدالحی فرماتے ہیں :

"علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہو گا وہ متبع شریعت محمدیہ کا ہو گا۔" [1]

ان حوالوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "غیر مشروط آخری نبی" ہونے کا جو تخیل انیسویں صدی کے بعد پیدا ہوا اُس کا گزشتہ تیرہ صدیوں کی اسلامی تاریخ میں قطعاً کوئی نام و نشان نہیں ملتا، بلکہ حق یہ ہے کہ قدیم مسلمان بزرگوں، ولیوں قطبوں اور مجددوں اور غوثوں میں سے کسی نے یہ اصطلاح کبھی استعمال ہی نہیں فرمائی، یہی نہیں خیر القرون کے نامور صوفی حضرت ابو عبداللہ محمد بن علی حسین الحکیم الترمذی (متوفی ۳۰۸ھ) نے نو ہزار برس پہلے یہاں تک فرما دیا تھا کہ

بلغنی انّ خاتم النبیین تاویلہ انہ آخرھم مبعثاً فای منقبۃ فی ھذا؟ وای علم فی ھذا؟ ھذا تاویل البلہ الجھلۃ۔ [2]

ترجمہ : خاتم النبیین کی یہ تاویل کہ آپ مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں۔ بھلا اس میں آپ کی کیا فضیلت و شان ہے؟ اور اس میں کون سی علمی بات ہے؟ یہ تو محض احمقوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔

اسی نقطہ نگاہ کی بازگشت ہمیں تیرھویں صدی ہجری میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) کے افکار و خیالات میں سنائی دیتی ہے جنہوں نے عوام کا ذکر کر کے فرمایا کہ :

---

[1] "مجموعہ فتاوی مولوی عبدالحی" جلد اول ص ۱۴۴ مطبع یوسفی لکھنؤ ۱۳۱۴ھ

[2] کتاب "ختم الاولیاء" از حضرت شیخ ابی عبداللہ محمد بن علی حسین الحکیم الترمذیؒ ص ۳۴۱

"عوام کے خیال کے میں تو رسولُ اللّٰہ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں کچھ فضلیت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"[1]

در جہاں ہرچہ کنند عوام نزد خاصاں رسوم وعادات است (ابن یمین)
زلبکہ پیروی خلق گمراہی آرد نمی رویم برائے کہ کارواں رفتہ است[2] (راتم مشہدی)

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اس معاملہ میں واضح راہنمائی ملتی ہے کہ خاتم النبیین کے معنیٰ غیر مشروط آخری نبی کے ہرگز نہیں۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین احمد ابن حجر الہیثمی "خاتمۃ الفقہاء والمحدثین" (متوفی ۹۷۳ھ) نے "الفتاوی الحدیثیۃ" میں خلیفۃ الرسول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (شہادت ۴۰ھ) کی یہ روایت دی ہے کہ :-

حضرت ابراہیم (متوفی ۹/۱۰ھ) فرزند رسول انتقال کر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ (ماریہ قبطیہؓ) کو بلا بھیجا۔ وہ آئیں، انہیں غسل دیا اور کفن پہنایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لیکر باہر تشریف لائے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ حضور نے انہیں دفن کیا۔ پھر اپنا ہاتھ ان کی قبر میں داخل کیا اور فرمایا :-

"اَمَا وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَنَبِیٌّ اِبْنُ نَبِیٍّ"[3]

ترجمہ : خدا کی قسم یقیناً یہ نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ۹ھ میں اور واقدی کی روایت کے مطابق ۱۰ھ میں ہوا جبکہ آیت خاتم النبیین کے نزول پر چار یا پانچ سال ہو چکے تھے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ" کے مصداق اس امت کے "مسیح ابن مریم" کو اپنی زبان مبارک سے چار مرتبہ نبی اللہ کے نام سے یاد فرمایا ہے جیسا کہ حضرت امام مسلمؒ (متوفی ۲۶۱ھ)

---

[1] "تحذیر الناس" ص ۳

[2] شعر العجم جلد ۵ ص ۲۱۹ (علامہ شبلی نعمانی) مطبع معارف اعظم گڑھ

[3] "الفتاوی الحدیثیۃ" ص ۱۲۵ (الشیخ احمد شہاب الدین ابن حجر الہیثمیؒ) مطبوعہ مصر ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء

نے یہ حدیث اپنی صحیح میں درج کی ہے کہ :-

"يُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى ... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى ... ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى ... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى" [1]

نبی اللہ عیسیٰ محصور ہو جائیں گے۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کے حضور رجوع کریں گے نبی اللہ عیسیٰ ایک خاص مقام پر اتریں گے نبی اللہ عیسیٰ جنابِ الٰہی کی طرف متوجہ ہوں گے۔

اسی طرح حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"فَاِنِّی آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِی آخِرُ الْمَسَاجِدِ" [2]

میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (نبوی) آخری مسجد ہے۔

پس جس طرح آپکی مسجد غیر مشروط آخری مسجد نہیں اسی طرح آپ کا دعویٰ بھی غیر مشروط آخری نبی کا نہیں۔

اس موضوع پر یہ ایک نہایت واضح حدیث تھی مگر میں درد بھرے دل اور حد درجہ غم و اندوہ کیساتھ یہ افسوس ناک اور الم انگیز اطلاع دے رہا ہوں کہ یہ حدیث مبارک بھی شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور کی شائع کردہ مسلم شریف (مترجم) کے نئے ایڈیشن سے خارج کر دی گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۲۷۔ انسانِ کامل و اکمل

حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ (متوفی ۵۶۱ھ) کے مرشدِ طریقت اور پیر خرقہ قدوۂ سالکاں برہان الاصفیاء سلطان اولیاء حضرت شیخ ابو سعید مبارکؒ ابن علی مخزومی (متوفی ۵۱۳ھ) فرماتے ہیں۔

"والاخیرۃُ منھا اعنی الانسانَ اِذا عَرَجَ ظَھَرَ فیہ جمیعُ مراتب المذکورۃِ مع انبساطھا ویُقالُ لَہُ الانسانُ الکامل۔ والعروج والانبساطُ علی الوجہِ الاکمَلِ کان فی نبیّنا صلی اللہ علیہ

---

[1] صحیح مسلم باب ذکر الدجال (القسم الثانی من الجزء الثانی مصر ۱۳۴۸ھ

[2] صحیح مسلم مشکول جلد ۳ ص ۱۲۵ مطبوعہ مصر

وسلم وَبِھٰذا کان صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم خاتَم النبیین" [1]

ترجمہ: (کائنات میں) آخری مرتبہ انسان کا ہے۔ جب وہ عروج پاتا ہے تو اس میں تمام مراتبِ مذکورہ اپنی تمام وُسعتوں کیساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں اور اس کو انسان کامل کہا جاتا ہے اور عروجِ کمالات اور سب مراتب کا پھیلاؤ کامل طور پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم النبیین" ہیں۔

۲۸۔ نبیوں کے باپ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند (۱۲۴۸ھ ۱۸۳۳ء - ۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء) آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"حاصل مطلب اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوّتِ معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں۔ پر ابوۃِ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے۔" [2]

اسی لیے فرماتے ہیں کہ:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" [3]

اسی خیال کی تائید دیوبند کے موجودہ مہتمم مولانا قاری محمد طیب صاحب بھی فرماتے ہیں:

"حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا نبی ہو گیا۔" [4]

---

[1] "تحفہ مرسلہ شریف" (مترجم) ص ۱۵ مولانا شیخ ابوسعید قدس سرہ العزیز منزل نقشبندیہ لاہور طبع دوم

[2] تحذیر الناس ص ۱۰ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۹ھ [3] تحذیر الناس ص ۲۸

[4] "آفتاب نبوت (کامل)" ص ۱۰۱ ناشر ادارہ عثمانیہ نمبر ۳۲ پرانی انارکلی لاہور طبع دوم ۱۳۷۸ھ

۲۹۔ نقوشِ نبوّت پیدا کرنے والا نبی

العلاّمہ، المحقق، امامِ لغت والادب حضرت ابوالقاسم حسین بن محمد المعروف الراغب الاصفہانی (متوفّٰی ۵۰۲ھ) فرماتے ہیں:

"وھو تاثیر الشیئ کنقشِ الخاتم والطابع" [۱]

ترجمہ: ختم اور طبع کے (حقیقی) معنے دوسری شئ میں اپنے اثرات پیدا کرنے کے ہیں جیسا کہ خاتم یعنی مہر کا نقش دوسری شئ میں اپنا نقش اور اثرات پیدا کر دیتا ہے۔"

لغت کے ان معنوں کی رُو سے خاتم النبیین کے معنی یہ ہوئے کہ نبیوں کی وہ مہر جو دوسروں میں بھی اپنے نقوش پیدا کر دیتی ہے اور اُن کی نبوتوں کو مستند کرتی ہے۔

اُمّتِ محمدیہ میں کمالات نبوت کے کوثر کا تو یہ عالم ہے کہ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن دوسری تمام اقوام و امم جب اُمّتِ محمدیہ کو دیکھیں گی تو روحانی مراتب اور تقویٰ کے لحاظ سے اُسے ایسے عالی مقام پر پائیں گی کہ گویا ہر ایک اس قابل ہے کہ فیضِ نبوّت پا سکتا ہے۔ تب وہ اپنے مقابل اُمّتِ محمدیہ پر ہونے والے فیضان کو دیکھکر سخت حیرت زدہ ہونگی اور اُن کے مُنہ سے یہ کلمہ تحسین نکلے گا۔

"کَادَتْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ اَنْ تَکُوْنَ اَنْبِیَآءَ کُلُّھَا" [۲]

قریب تھا کہ اس امت کے سب افراد نبی ہو جاتے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

"ابوبکرٍ افضل ھٰذہ الامۃ الّا ان یکون نبیٌّ"۔

یہ حدیث مبارک تاج العارفین حضرت علاّمہ عبدالرؤف مناوی نے (متوفّٰی ۱۰۳۱ھ) کنز الحقائق میں درج فرمائی ہے علاوہ ازیں حضرت علاّمہ سیوطیؒ (۹۱۱ھ) نے "تاریخ الخلفاء" میں یہی حدیث خفیف سے لفظی فرق کے ساتھ نقل کی ہے۔ حضرت علاّمہ عبدالعزیز فرہاروی (متوفّٰی ۱۲۳۹ھ) نے "کوثر النبی" میں بھی اسے لکھا ہے۔ حضرت علاّمہ ضیاء الدین احمد اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

---

[۱] "مفردات راغب" زیر لفظ "ختم" ص ۱۴۲ مکتبہ البورزجمہری المصطفوی طہران ۱۳۷۳ھ

[۲] الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۲۰

"اِلَّا اَنْ يُّوجَدَ نَبِيٌّ فِي النَّبِيِّ اَفْضَلُ" [1]

اس حدیث کے معنیٰ یہ ہیں کہ ابوبکرؓ میرے بعد سب لوگوں سے بہتر ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔ اس صورت میں وہ نبی افضل ہوگا۔

ان احادیث کی روشنی میں اگر اسلامی لٹریچر پر ایک سرسری نظر بھی ڈالی جائے تو یہ حقیقت بالکل نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ ہر مکتبۂ فکر کے آئمۂ ہدیٰ، علماء ربانی اور دیگر اہلِ علم و فہم بزرگ کثرت تکرار اور نہایت شدّت سے یہ حقیقت مسلمانانِ عالم کے سامنے پیش کرتے رہے کہ ختمِ نبوّت کی برکت سے فیضانِ نبوت جاری وساری ہے۔ اس ضمن میں پہلی صدی ہجری سے لیکر تیرھویں صدی تک کے اکابر اُمّت کی تحریرات میں اس کا بکثرت تذکرہ ملتا ہے۔ اس سلسلہ متعدد اقتباسات پہلے آچکے ہیں۔ مزید اب عرض کرتا ہوں۔

پہلی صدی : سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ (شہادت ۴۰ھ) نے وصال نبوی کے بعد ایک بار خادم الرسول حضرت انس بن مالکؓ (متوفی ۹۱ھ) سے ارشاد فرمایا کہ :

"انی لم ار زمانا خیر العامل من زمانکم ھذا الا ان یکون زماناً مع نبی۔" [2]

ترجمہ : میں نے کوئی زمانہ کسی عامل خیر کے لیے ایسا نہیں دیکھا جو تمہارے زمانے سے اچھا ہو سوائے اس کے کہ کوئی ایسا زمانہ آجائے جس کے ساتھ نبی ہو۔

دوسری صدی کے وسطِ اوّل میں امامیہ مسلک کے فرقوں میں سے منصوریہ کو خاص شہرت ہوئی۔ اس فرقہ کے بانی ابومنصور العجلی تھے۔ اس فرقہ کے اکابر کا واضح عقیدہ تھا کہ

"الرُّسُلُ لَا تَنْقَطِعُ اَبَدًا" [3]

رسولوں کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔

---

[1] "شرح کتاب غرائب الاحادیث المسمّٰی بلطائف الحکم" ص ۱۴

[2] "مسند احمد بن حنبل" جلد ۳ ص ۲۷۰

[3] التعریفات ص ۲۱۰ (حضرت السید الشریف علی بن محمد ابوالحسن الجرجانیؒ) طبع مصر ۱۹۳۸ء

تیسری صدی هجری کے "مہبط الوحی" اور مذہب امامیہ کے قدیم ترین مفسّر الشیخ الثقہ حضرت علامہ ابوالحسن علی بن ابراہیم ہاشم القمّی (متوفی ۲۱۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

اِغْتَرَفَ رَبُّنا عزوجلّ غُرْفَةً بِیَمِیْنِهٖ من الماء فقال مِنْكَ اَخلُقُ النَّبِیّین وَالْمُرْسَلِیْنَ وعبادی الصالحین والائمه المُهتدین والدُّعاةَ الی الجنّةِ واتباعَهُم الی یوم القیامةِ ولا اُبالی۔ [۱]

ترجمہ: ہمارے رب عزّوجل نے اپنے ہاتھ میں پانی کا ایک چلّو لیا اور اس سے فرمایا میں تجھ سے نبی، رسول، نیک بندے، ہدایت یافتہ امام، داعیانِ جنّت اوران کے اتباع قیامت تک پیدا کرتا رہوں گا اور کسی کی پروا نہیں کروں گا۔

چوتھی صدی هجری کے مشہور مفسّر و مجتہد حضرت الشیخ ابوجعفر ابن بابویہ القمّی (متوفی ۳۸۱ھ) فرماتے ہیں:

"فالهداةُ من الانبیاءِ والاَوْصیاء لا یجوز انقطاعُهُم ما دام التکلیفُ من اللّٰهِ عزّوجلّ لازِمًا للعبادِ"[۲]

ترجمہ: جب تک بندے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مکلّف ہیں تب تک ہدایت کی طرف راہنمائی کرنے والے انبیاء اور اوصیاء کا انقطاع جائز نہیں۔

پانچویں صدی هجری کے امامِ لغت حضرت امام راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ ۱۱۰۸ء) کا قول ہے کہ:

"ممن انعم علیهم من الفِرَقِ الاَرْبَعِ فی المنزلةِ والثوابِ النبیّ بالنبیّ والصِدّیق بالصِدّیق والشهید بالشهیدِ والصالِحِ بالصالِحِ"[۳]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُمّت کے ان چار گروہوں کو درجہ اور ثواب میں منعمین میں شامل کردیگا، یعنی نبی کو نبی کیساتھ، صِدّیق کو صِدّیق کیساتھ، شہید کو شہید کیساتھ اور صالح کو صالح کیساتھ۔

---

[۱] تفسیر قمّی ص ۳۳ مطبوعہ ایران   [۲] اکمال الدین ص ۵۷ ۲

[۳] "البحر المحیط" حضرت محمد بن یوسف الحیان الغرناطی الاندلسی جلد ۳ ص ۲۸۷ مطبوعہ مطبع سعادت مصر ۱۳۲۸ھ

آپ کے ہمعصر، صوفیِ کامل اور سلسلہ قادریہ کے بانی حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی ؒ (ولادت ۴۷۰ھ وفات ۵۶۱ھ) آنحضرت کی ایک حدیث کا ذکر کرکے لکھتے ہیں :

"ھٰذا قولُ امیرنا ..... مُقدّمُ النبیین والمرسلین والصّدیقین من زمان آدم علیہ السلام الی یوم القیامۃ" [1]

ترجمہ : یہ ہے فرمان ہمارے امیر ..... نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے پیشوا کا جو آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک ہوں گے۔

نیز فرماتے ہیں کہ :

"اُوْتِیَ الْاَنْبِیَاءُ اِسْمَ النُّبُوَّۃِ واُوتینا اللَّقَب ای حُجِرَ عَلَیْنَا اِسْمُ النبی مع انّ الحَقَّ تعالیٰ یُخْبِرُنَا فِی سَرَائِرِنا بمعانی کلامِہٖ وکلامِ رسُولِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم ویُسَمّٰی صاحبُ ھٰذا المقامِ من انبیاءِ الاولیاءِ" [2]

ترجمہ : انبیاء کو نبی کا نام دیا گیا ہے اور ہم امتی لقب نبوت پاتے ہیں ہم سے النبی کا نام روکا گیا ہے باوجودیکہ خدا تعالیٰ ہمیں خلوت میں اپنے کلام اور اپنے رسول کے کلام کے معانی سے خبر دیتا ہے اور یہ مقام رکھنے والا انبیاء الاولیاء میں سے ہوتا ہے۔

چھٹی صدی ہجری کے ممتاز ہسپانوی مفسّر اور پیشوائے طریقت حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفی ۶۳۸ھ) لکھتے ہیں :

"فَقَطَعْنَا اَنَّ فی ھٰذہ الْاُمَّۃِ مَنْ لَحِقَتْ دَرَجَتُہٗ دَرَجَۃَ الانبیاءِ فی النُّبُوَّۃِ عِنْدَ اللہِ لَا فِی التَّشْرِیْعِ" [3]

ترجمہ : ہم نے (درود شریف سے) قطعی طور پر جان لیا ہے کہ اس امت میں ایک ایسا شخص بھی ہے جس کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبوّت میں انبیاء سے مل گیا ہے، مگر وہ شریعت لانے والا نہیں ہے۔

---

[1] الفتح الربانی والفیض الرحمانی (مرتبہ شیخ ابن مبارک قادری) ص ۴۴ مطبع میمنیہ مصر

[2] "الیواقیت والجواہر" جلد ۲ ص ۳۹ طبع مصر ۱۳۵۱ھ

[3] "فتوحات مکیہ" جلد اوّل ص ۵۴۵ طبع دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر

نیز فرماتے ہیں :

" فَالنُّبُوَّةُ سَارِیَةٌ اِلٰی یَومِ الْقِیَامَةِ فِی الْخَلْقِ وَاِنْ کَانَ التَّشْرِیْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِیْعُ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ " [1]

ترجمہ : یہ نبوّت مخلوق میں قیامت تک جاری رہے گی۔ اگرچہ شریعت کالانا منقطع ہوگیا۔ شریعت کا لانا تو نبوت کا ایک جزو ہے۔

ساتویں صدی ھجری کے متکلمِ اسلام اور مفسّرِ قرآن حضرت امام فخرالدین رازیؒ (۵۴۴ھ - ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں :۔

" وَلَمَّا کَانَ الْخَلْقُ مُحْتَاجِیْنَ اِلَی الْبِعْثَةِ وَالرَّحِیْمُ الْکَرِیْمُ قَادِراً عَلَی الْبِعْثَةِ وَجَبَ فِیْ کَرَمِہٖ وَرَحْمَتِہٖ اَنْ یَّبْعَثَ الرُّسُلَ اِلَیْہِمْ " [2]

ترجمہ : اور جب کہ مخلوق بعثتِ انبیاء کی محتاج ہے اور رحیم وکریم خدا بعثت پر قادر بھی ہے تو اس کے کرم اور رحمت کی رو سے واجب ہوا کہ (حسب ضرورت) وہ ان کی طرف رسول بھیجے۔

آٹھویں صدی ھجری میں سلطان مجاہد ابوالفتح محمد شاہ تُغلق بہت فیاض اور شعائرِ اسلامی کے پابند اسلامی بادشاہ تھے جنہیں زبانِ عربی و فارسی میں بہت دستگاہ تھی۔ تحریر و تقریر میں صاحبِ کمال، شعر و سخن میں یگانۂ روزگار اور منطق و الٰہیات اور طبعیات کے بہت بڑے عالم تھے [3] سلطان نے بھی ایک بار علی الاعلان اس خیال کا اظہار کیا کہ :

جب اللہ تعالیٰ کا فیض و کرم ختم ہونیوالا نہیں تو نبوت کا فیض کس طرح ختم ہوسکتا ہے۔ اس وقت بھی اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے اور خوارق عادات و معجزات دکھائے تو اس کو نبی تسلیم کرنے سے کونسا امر مانع ہے ؟ [4]

---

[1] فتوحاتِ مکیّہ جلد نمبر ۲ ص ۹۰ (مطبوعہ دارالکتب العربیۃ الکبریٰ مصری)

[2] تفسیر کبیر جلد ۱۱ ص ۱۹۵ المطبعۃ البہیۃ مصری ۱۳۵۷ھ

[3] تاریخ ہندوستان جلد دوم ص ۱۰۸ - ۱۰۹ (شمس العلماء مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب دہلوی) مطبع انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ ۱۹۱۶ء

[4] "اخبار الاخیار" اُردو ص ۲۲۸ (مصنف حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی) سنِ تالیف ۹۹۹ھ ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

غرناطہ کے مشہور مفسّر امام حضرت ابوعبداللہ محمّد بن یوسف اندلسیؒ (وفات ۷۵۴ھ) فرماتے ہیں:

"وقولہ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ تفسیرٌ لقولہٖ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ وَھُمْ مَنْ ذکر فی ھذہ الآیۃ والظاھر ان قولہ من النبیین تفسیرٌ للذین انعم اللہ علیھم فکانّہٗ قِیْلَ من یطعِ اللہ ورسولہ منکم اُلحقہٗ اللہ بالذین تقدمھم ممن انعم علیھم۔" [1]

ترجمہ: اور قول ربّانی مَعَ الَّذِیْنَ تفسیر ہے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اس آیت میں فرمایا ہے ظاہر ہے کہ من النبیین دراصل اَنْعَمَ اللہ علیھم کی تفسیر ہے، گویا یہ کہا گیا ہے کہ جو شخص تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اللہ تعالیٰ انہیں (انکی استعداد اور ضرورت کے مطابق) ان لوگوں کے ساتھ ملا دیگا جن پر ان سے پہلے انعامات ہوتے۔

کیوں کوثرِ نبوی میں ہوا بند تموّج
جب تشنہ لبوں کی ہی نہیں تشنہ لبی بند
مغضوب کی، ضالّین کی آمد ہے مسلسل
انعمت علیہم کی ہوئی کب سے لڑی بند؟ (حسن رہتاسی)

آٹھویں صدی کے عارفِ ربّانی حضرت سیّد عبدالکریم جیلانیؒ (ولادت ۷۶۷ھ) فرماتے ہیں:

"واشوقاہ الی اخوانی الذین یاتون من بعدی (الحدیث) نھو انبیاء الاولیاء یُرید بذالك نبوۃ القرب والاعلام والحکم الالٰھی لا نبوّۃ التشریع لان نبوۃ التشریع انقطعت بمحمّد صلی اللہ علیہ وسلم فھولاء منبئون بعلوم الانبیاء من غیر واسطۃ۔" [2]

---

[1] "تفسیر ابن حیان" جلد ۳ ص ۲۸۷ مطبع سعادت مصر ۱۳۲۸ھ

[2] "انسان کامل" ص ۸۵ (العارف الربانی سیدی عبدالکریم جیلانیؒ) مطبوعہ قاہرہ ۱۳۱۶ھ

ترجمہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) مجھے اپنے ان بھائیوں سے ملنے کا کتنا شوق ہے جو میرے بعد آئیں گے (حدیث نبوی) اس حدیث میں انبیاء الاولیاء مراد ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء مبارک اس سے قرب علم عطا کرنے اور حکم الہٰی کی نبوّت ہے ۔ نہ تشریعی نبوت کیونکہ تشریعی نبوت تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ختم ہو چکی۔ پس ان لوگوں کو انبیاء کے علوم بلاواسطہ بخشے جائیں گے ۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نویں صدی کے ایک بزرگ حضرت سید محمد جونپوری (متوفی ۹۱۱ھ) کی نسبت لکھتے ہیں کہ :

"در اعتقاد سید محمد جونپوری ہر کمالیکہ محمد رسول اللہ صلعم داشت در سید محمد را نیز بود۔ فرق ہمیں است کہ آنجا باصالۃ بود و اینجا بہ تبعیۃ و تبعۃ رسول بجائے رسیدہ کہ ہمچو او شد" [1]

ترجمہ : (حضرت سید محمد جونپوریؒ کے اعتقاد میں ہر وہ کمال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا اُن کو بھی ملا۔ اس فرق کے ساتھ کہ آنحضرت کا وہ کمال ذاتی تھا اور آپ کا کمال متابعت رسول کے نتیجہ میں حتّٰی کہ آپ کا وجود آنحضرت ہی کا وجود بن گیا۔

دسویں صدی ہجری کے شہرہ آفاق صوفی حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ (متوفی ۹۷۶ھ) کا ارشاد ہے :

فما زَالَ الْمُرْسَلُوْنَ وَلَا يَزَالُوْنَ فی هٰذِهِ الدار لٰكن من باطنيةِ شَرْعِ مُحَمَّدٍ [2]

اس دنیا میں رسل ہمیشہ آتے رہے ہیں اور ہمیشہ آتے رہیں گے ، لیکن ہوں گے شریعتِ محمدیہ کے باطن سے ۔ (اس جگہ مرسلین سے مراد صوفیاء کے نزدیک نائبین خاتم الانبیاء ہیں)

---

[1] تذکرہ (مولانا ابوالکلام آزاد) ص ۴۸ - ۴۹ کتابی دنیا لاہور

[2] "الیواقیت والجواہر" جلد ۲ ص ۸۱ مصر طبع اوّل ۱۳۵۱ھ

اس ضمن میں شیخین رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:

"ایں ہر دو بزرگوار از بزرگی و کلانی در انبیاء معدود اند" [۱]

یہ دونوں بزرگوار اپنی بزرگی اور عظمت کے باعث نبیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

(یہ قول اُن کا "علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل" کی روشنی میں ہے)

گیارھویں صدی کے مجدد حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی ۱۰۳۴ھ) فرماتے ہیں:

"حصولِ کمالاتِ نبوۃ مر تابعاں را بطریقِ تبعیّت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل علیہ و علیٰ جمیعِ الانبیاءِ والرُّسلِ الصلوٰتُ والتحیات مُنافیِ خاتمیتِ اُو نیست" [۲]

خاتم الرسل کی بعثت کے بعد کامل تابعداروں کو اتباع اور وراثت کے طریق سے کمالاتِ نبوت کا حاصل ہونا خاتمیتِ محمدیہ کے منافی نہیں۔

بارھویں صدی ھجری کے امام الہند حضرت سید ولی اللہؒ شاہ محدث دہلوی (وفات ۱۱۷۶ھ) دُرود شریف سے فیضانِ نبوت کے جاری رہنے کا استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقد قضیتَ انْ لَّا شرْعَ بعدی فصلِّ علیَّ وعلیٰ آلی بِانْ تجْعَلَ لَهُمْ مَرْتَبَةَ النُّبُوةِ عِنْدَكَ وان لم يُشرِّعوا فكانَ مِنْ كمالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُلحِقَ آلُهُ بِالْاَنْبِيَاءِ فِي الْمَرْتَبَةِ۔ [۳]

ترجمہ: اے خدا تونے فیصلہ کیا ہے کہ میرے بعد کوئی نئی شریعت نہیں ہوگی پس مجھ پر اور میری آل پر اس طرح رحم فرما کر تو اپنی جناب میں ان کے لیے مرتبۂ نبوت مقرر کر دے اگرچہ وہ شارع نہ ہوں یہ رسول اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ حضور نے اپنی آل کو مرتبہ میں انبیاء کے ساتھ ملحق کر دیا ہے۔

---

۱ "الیواقیت والجواہر" جلد ۲ ص ۷۱

۲ مکتوبات امام ربانی جلد اوّل ص ۴۳۲ مکتوب نمبر ۳۰۱ مطبع نولکشور

۳ "قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین" ص ۳۲۰ مطبع مجتبائی ۱۳۱۰ھ

تیرھویں صدی میں حضرت مظہر جانجاناں کے سب سے نامور مرید حضرت شاہ غلام علی شاہ دہلوی (ولادت ۱۱۵۶ھ وفات ۱۲۴۰ھ) جن کو مؤلف "موجِ کوثر" نے خاتم الاولیاء" کہا ہے۔ آپ آیت "ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ" کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"ثلة من الاولین یعنی من انبیاء وقلیل من الآخِرین یعنی من امة محمدؐ وھُم الصحابة وکثیر من التابعین وجماعةٌ من اتباعِ التابعین وجماعةٌ فی آخر الدُّھورِ بعد تجدید الدین بعد الف سنة من الھجرتِ درکمالاتِ نبوت تجلی ذاتی دائمی است۔ بے پردۂ اسماء وصفات وکمالات رسالت وکمالاتِ اولوالعزم موجی است از دریائے کمالاتِ نبوت"۔[1]

ترجمہ: ثلة مِنَ الْاَوَّلین یعنی نبیوں میں سے قلیل من الآخِرین یعنی امتِ محمدیہ میں سے اور اس سے مراد صحابہؓ اور بکثرت تابعین اور تبع تابعین کی جماعت اور ایک اور ایسی جماعت ہے جو ہجرت کے ہزار سال کے بعد تجدید دین کے لیے قائم ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ نبوّت کی ذاتی تجلّی دائمی ہے۔ بے پردہ اسماء اور صفات اور کمالاتِ رسالت اور کمالاتِ اولوالعزم آنحضرتؐ کے دریائے کمالاتِ نبوت کی ایک موج ہیں۔

شہید بالاکوٹ حضرت مولانا شاہ اسماعیلؒ (شہادت ۱۲۴۶ھ) نے "تقویۃ الایمان" (ص ۴۲) میں یہاں تک لکھا ہے کہ:

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکمِ کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جنّ وفرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے برابر پیدا کر ڈالے"۔[2]

(مراد یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کُن سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے

---

[1] کلمات طیبات ص ۱۰۹ مطبع مجتبائی

[2] "تقویۃ الایمان" ص ۴۲ ناشر محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل کراچی

برابر کا انسان بھی پیدا کر سکتا ہے جس طرح اور چیزیں پیدا کر سکتا ہے۔ گو مشیتِ الٰہی ہمارے نزدیک یہ واقع ہوئی ہے کہ آنحضرت کے اظلال ہی پیدا ہو سکتے ہیں)

۳۰۔ فیضانِ خاتمیت کا اکمل ترین ظہور مہدی کی صورت میں

بزرگانِ سلف کی تحریرات میں خاتم النبیین کی تفسیر کا سب سے اہم اور آخری پہلو ہمیں یہ ملتا ہے کہ فیضان ختم نبوت کا امت محمدیہ میں اکمل واتم اور اعلیٰ وارفع ظہور مہدی موعود کی شکل میں ہوگا جس کا باطن حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن اور آپ کی حسنات کا عظیم الشان شاہکار ہے اور جو ہر فیض آپ سے حاصل کریگا۔ اسی کے زمانہ میں آیت هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ کے مطابق جملہ اقوام عالم آنحضرتؐ کو خاتم النبیین تسلیم کر کے آپ کے قدموں میں جمع ہونگی اور ثابت ہو جائیگا کہ حضور علیہ السلام فی الواقع تمام نبیوں کے امام اور سیّدِ وُلدِ آدم ہیں اور وہ اسرار و معارف جو خاتم النبیین کے بے نظیر مقام میں مخفی ہیں۔ علمی و عملی ہر اعتبار سے پوری دنیا پر آشکارا ہو جائیں گے۔ چنانچہ سپین کے مشہور صوفی حضرت ابن عربیؒ (متوفّی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:

"فخاتم الرسلِ مِنْ حیث ولایتہِ نسبتُہٗ مع الخاتم للولایۃ نسبۃُ الانبیاء والرسل معہ فانہ الولی والرسول النبی وخاتم الاولیاء الولی الوارث الآخذ عن الاصل المشاھدِ للمراتب وھو حسنۃ من حسنات خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم مقدّمُ الجماعۃ وسیّدِ وُلدِ آدم" [1]

ترجمہ: خاتم رسُل کو باعتبار ولایت کے خاتمِ ولایت سے وہی نسبت ہے جو اور انبیاء اور رسل کو آپ کے ساتھ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ولی اور رسول اور نبی سب تھے اور خاتم الاولیاء ولی وارث ہیں جو اصل سے

---

[1] "شرح فصوص الحکم" ص ۳۶ فص حکمۃ نفثیۃ فی کلمۃ شیثیۃ (للشیخ عبدالرزاق القاشانیؒ) مطبوعہ مصر

لینے والے ہیں اور اس کے مراتب کے مشاہدہ کرنے والے ہیں اور خاتم الولایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکات وانعامات میں ایک عظیم الشان نعمت وبرکت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (انبیاء اور اولیاء کی) جماعت میں سے مقدم اور سید ولد آدم ہیں۔"

حضرت شیخ عبدالرزاق قاشانیؒ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں :

"المھدی الذی یجئی فی اٰخر الزمان فانہ یکون فی الاحکام الشرعیہ تابعاً لمحمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہٗ کلھم ولا ینا تض ما ذکرناہ لِاَنَّ بَاطِنَہٗ بَاطِنُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَام ولھذا قیل انہٗ حسنۃٌ من حَسَنَاتِ سیدِ المُرسلینَ" [1]

ترجمہ: مہدی آخرالزمان احکام شریعت میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگا، لیکن معارف، علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء اُس کے تابع ہونگے کیونکہ اس کا باطن خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا اور اسی لیے اسے سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان نعمت و برکت قرار دیا گیا ہے۔

اس ضمن میں قطب الارشاد حضرت سید مظفر علی شاہؒ (متوفی ۱۲۹۹ھ) نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ :

"جناب حق تعالیٰ یکی را از اولیاء بمرتبہ مخصوص می کند کہ جمیع انبیاء و اولیاء از وی فیض اخذ میکنند و مستفیض می شوند او را خاتم الولایۃ میگویند و ایں مقام حضرت امام محمد مہدی است رضی اللہ عنہ" [2]

ترجمہ: حق تعالیٰ اولیاء میں سے ایک کو ایسے مرتبہ کیساتھ مخصوص کرتا ہے

---

[1] شرح القاشانی علی فصوص الحکم الاستاذ الاکبر الشیخ محی الدین بن العربیؒ ص ۳۵ طبع مصر ۱۳۲۱ھ

[2] جواہر غیبی ص ۴۴۹ (از حضرت سید مظفر علی شاہ) ۱۳۰۴ھ

کہ تمام نبی اور ولی اس سے فیض حاصل کرتے اور مستفید ہوتے ہیں، اسی کو خاتم الولایۃ کہتے ہیں اور یہی مقام حضرت امام محمد مہدی کا ہے۔

اس جگہ یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الولایت بھی تھے اور خاتم النبوت بھی اور سب نبیوں نے حضور علیہ السلام ہی سے فیض حاصل کیا ہے، امام مہدی بھی خاتم الولایت ہیں اور وہ بعد میں آنے والوں کے لیے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض پہنچانے میں واسطہ ہیں۔ ویسے امام مہدی کے علوم ومعارف چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہیں اس لیے دوسرے تمام نبیوں کا علم آپ کے مقابلہ میں ایک متبع کے علم کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس نکتہ کو ذہن نشین کر لینے کے بعد حضرت شیخ عبدالرزاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ کا درج ذیل اقتباس بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ:

"لانہ علیہ السلام مادام ظاھراً بالشریعۃِ فی مقام الرسالۃ لم تظھر ولایتہ بالاحدیۃ الذاتیہ الجامعۃِ للاسماء کلھا لیوفّی اسم الھادی حقہ فبقیت ھٰذہ الحسنۃ اعنی ولایتہ باطنۃً حتّٰی یظھر فی مظھر الخاتم للولایۃ الوارث منہ ظاھر النبوۃ وباطن الولایۃ فتحقق من ھذا ان محمداً علیہ السلام مقدّم جماعۃ الانبیاء والاولیاء حقیقۃً وسید ولد آدم" [1]

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک بحیثیت رسول، شریعت کے ساتھ ظاہر میں رونق افروزِ عالم رہے آپ کی وہ ولایت جو احدیت ذاتیہ کے ساتھ تمام اسماء کی جامع ہے ظاہر نہ ہوتی کہ اسم ہادی کو اس کا پورا حق دے سو یہ حسنہ یعنی ولایت باطن میں رہی، یہاں تک کہ وہ خاتم ولایت کے اس مظہر میں نمودار ہوگی جو آپ کی ظاہری نبوت اور باطنی ولایت دونوں کا وارث ہوگا، اس سے ثابت ہوگیا کہ محمد رسول اللہ

---

[1] شرح فصوص الحکم ص نمبر ۳۶ (حضرت شیخ عبدالرزاق قاشانی) مطبوعہ مصر

صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام نبیوں اور ولیوں سے مقدّم اور ان کے سردار ہیں۔
اسلامی ہند کے بلند پایہ شاعر جناب امام بخش ناسخ (متوفّی ۱۲۵۴ھ) نے اس مقام مہدی کو اپنے منظوم کلام میں خوب واضح کیا ہے آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مناقب میں فرماتے ہیں:

دیکھ کر اُس کو کریں گے لوگ رجعت کا گماں
یوں کہیں گے معجزے سے مصطفیٰ پیدا ہوا
کیا سلیماں اور کیا مہرِ سلیماں مومنو
خاتمِ ختمِ نبوت کا نگیں پیدا ہوا[1]

حضرت اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ رض فرماتے ہیں:

سَمِیُّ نَبِیِّ اللّٰہِ نَفسِی فِدَاؤُہٗ فَلَا تَخذِلُوہُ یَا بَنِیَّ وَعَجِّلُوا[2]

مہدی اللہ کے نبی کا ہم نام ہوگا۔ میرا نفس اُس پر قربان ہو اے میرے بیٹو اسے تنہا نہ چھوڑ دینا اور جلدی سے اُس کے ساتھ ہو جانا۔

حدیث نبوی ہے:

"یاتی بذخیرۃِ الانبیاء"[3]

مہدی موعودؑ انبیاء کا ذخیرہ ساتھ لائیں گے۔

مجتہدِ عصر حضرت علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّی ۱۱۱۰ھ) نے "بحار الانوار" مطبوعہ ایران جلد ۱۳ ص ۲۰۲ میں بتایا ہے کہ

"مہدی تمام نبیوں کا بروز ہوگا اور دعویٰ کرے گا کہ جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھ لے۔"

یہ پیشگوئی تاریخ ابن خشاب میں بھی ہے جو علامہ سیّد علی الحائری (متوفّی) نے

---

[1] "دیوان ناسخ" ج ۲ ص ۵۴-۵۵ مطبع نولکشور لکھنو ۱۹۲۳ء
[2] شرح دیوان علی جلد ۲ ص ۹۷ مجیدی پریس کانپور ۱۳۴۸ھ
[3] "بحار الانوار" جلد ۱۳ ص ۱۷ (مطبوعہ ایران)

"غایۃ المقصود"[1] جلد نمبر ۱ ص ۶۶ پر درج کی ہے۔ نیز لکھا ہے کہ ایسی متفق اور متواتر احادیث بے شمار ہیں جن میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کو انبیائے سلف کا مثیل بتایا گیا ہے۔ جس سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرتؐ اور حضرت مہدی علیہ السلام میں کوئی فرق نہیں۔

عالمگیر غلبۂ اسلام مہدیؑ سے وابستہ ہے

حضرت محمد بن مروان السدّی الصغیر (متوفّی ۱۸۶ھ) آیت ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"ذالك عند خروج المهدی علیه السلام لا یبقٰی احدٌ الا دخل فی الاسلام"۔[2]

عالمگیر غلبۂ اسلام حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا جبکہ سب لوگ مسلمان ہوجائینگے۔

حضرت محمد بن مروان کے علاوہ امت کے اور بھی بہت سے بزرگوں نے تسلیم کیا ہے کہ ادیانِ باطلہ پر اسلام کا مکمل غلبہ مہدی موعود ہی کے ذریعہ ہوگا۔[3]

اسی طرح حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے اپنی تفسیر میں مقام محمود کی تفسیر کرتے ہوئے یہ پیشگوئی اخذ فرمائی ہے کہ

یہ ایسا مقام ہے جس میں کُل انسانوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے مقام کی حمد واجب ہوگی اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم الولایت کا مقام ہے جو ظہور مہدی علیہ السلام سے وابستہ ہے۔

(وَھُوَ مَقَامُ خَتْمِ الْوِلَایَۃِ بِظُھُوْرِالْمَھْدِیِ)[4]

---

[1] مطبع شمس الہند لاہور ۱۳۱۸ھ

[2] تفسیر غرائب القرآن از حضرت علامہ نظام الدین نیشاپوری برحاشیہ ابن جریر جلد نمبر ۱۰ ص ۹، مطبوعہ میمنیہ مصر

[3] "بحار الانوار" جلد ۱۳ ص ۱۴ "تفسیر قمی" ص ۲۶۴-۲۶۵ "نجم الثاقب" باب یازدہم ص ۵۶۱ "منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر" ص ۱۶۱ از لطف اللہ صافی مرکز نشر الکتاب طہران

[4] تفسیر ابن عربی جلد ۱ ص ۳۸۲

آخرین میں ایک نبی

پہلے بزرگوں نے یہ بھی خبر دی کہ قدیم نوشتوں میں اُمّتِ محمدیہ کے ایک ایسے وجود کا ذکر پایا جاتا ہے جسے منصب و عہدۂ نبوت بھی حاصل ہوگا، چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے "خصائص الکبریٰ" میں "سرج یرمو" کی یہ روایت درج کی ہے کہ

اَجِدُ فی الکتاب اَنَّ فی ھٰذہ الامۃ اثنی عشر ربّیسا نبیّھم اَحَدُھُم[۳]

ترجمہ: مَیں کتابِ آسمانی میں لکھا پاتا ہوں کہ اس اُمت میں بارہ رئیس ہونگے ایک ان میں سے اُن کا نبی ہوگا۔

اسی طرح حضرت ابن عباسؓ (متوفی ۶۸ھ) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے پہلی بار جب اس مقام پر نظر ڈالی جو قائم آل محمدؐ (مہدی موعود) کو عطا ہونیوالا تھا تو عرض کی اے الٰہی مجھے قائم آل محمد قرار دے۔ جواب ملا قائمؑ (کا وجود) احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے (مقدر) ہے[۴]

(مراد اس سے تیرھویں صدی کے آخر میں ظاہر ہونے والا مجدّد ہی ہوسکتا ہے جو تیرھویں صدی کے آخر میں آئے اور ہزار ہفتم کا مجدّد ہو چنانچہ یہ پیشگوئی حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہے آپ سے پہلے بارہ صدیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو الگ کر کے جو مجدّدین ہوئے ان میں سے مسیح موعود ہونے کی وجہ سے آپ کو حدیثوں میں نبی اللہ کا نام دیا گیا)

ایک دوسری روایت میں (جو 'عقد الدُرر' میں حضرت امام باقر علیہ السلام کی زبان مبارک سے

---

۳ "خصائص الکبریٰ" ج ۱ ص ۳۳ مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۹ھ

۴ ترجمہ از کتاب المہدی ۱۱۲ مطبوعہ تہران ۱۹۶۶ء (مؤلفہ السید صدر الدین صدر)

نقل ہے) حضرت عیسیٰ کی بجائے حضرت موسیٰ بن عمران لکھا ہے[1] حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ خصائص میں بروایت حضرت انس بن مالک (متوفی ۹۴ھ) لکھتے ہیں:

"قال اِجعلنی نبیَّ تلک الامۃ قال نبیُّھا منھا قال اجعلنی من امۃِ ذالک النبی قال اِستَقدمتَ واستاخَرَ ولکن سَاَجمعُ بینک وبینہ فی دارالجلال"[2]

ترجمہ: حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا۔ اے رب مجھکو اس اُمّت کا نبی بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا اس اُمّت کا نبی اسی میں سے ہوگا، عرض کیا کہ مجھکو ان (محمدؐ) کی امت میں سے بنا دیجئے، ارشاد ہوا کہ تم پہلے ہوگئے وہ پیچھے ہونگے، البتہ تم کو اور ان کو دارالجلال (جنت) میں جمع کردونگا۔

ایک بزرگ حضرت الشیخ ابوعلی واقعہ اسراء کا ذکر کرکے لکھتے ہیں:

"الآیاتِ التی اراھا اللہُ تعالیٰ محمدؐ حین اُسرِیَ بہٖ اِلی البیتِ المُقدَّسِ اَن حَشَرَ اللہُ عزَّ ذِکرُہٗ الاوّلینَ والآخرینَ من النبیینَ والمُرسَلِینَ"[3]

ترجمہ: اُن نشانات میں سے جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت دکھائے جبکہ حُضور کو بیت المقدس کی طرف اسراء ہوا یہ نشان بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اوّلین و آخرین کے سب نبی و مرسل جمع کردیئے۔

آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کونسا فرزندِ جلیل ہے جسے فیضِ ختم نبوت سے عُہدۂ نُبوّت اور منصب نبوّت بخشا جائیگا اور جس کا ذکر لیلۃُ الاسراء کے اس واقعہ میں ہے؟ اس حقیقت تک پہنچنے کے لیے قدیم بزرگانِ اُمّت کی چند تحریرات کافی ہونگی۔

حضرت امام ابوعبداللہ محمد باقر علیہ السلام (متوفی ۱۱۴ھ) کی روایت ہے کہ امام مہدی

---

[1] ترجمہ از کتاب المہدی ص ۱۱۲ مطبوعہ تہران ۱۹۶۶ء (مؤلفہ سید صدر الدین صدر)

[2] الخصائص الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲ (للسیوطیؒ) حلیہ ابی نعیم۔ تفاجی الرحمۃ المہداۃ مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۴۲۵ (خاتمۃ المحققین حضرت احمد بن محمد الخطیب القسطلانی) مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء

[3] مجمع الابحرین ص ۸ علامہ حضرت سید السند الجلیل سید مرتضیٰ ۱۳۲۱ھ مطبوعہ ایران پہلا ترجمہ "نشر الطیب" (مرتبہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی) سے ماخوذ ہے۔

آیت فَوَھَبَ لِی رَبِّی حکماً وَّجَعَلَنِی مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ پڑھینگے اور اسے اپنے اوپر چسپاں کرینگے [1]

آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ مہدی علیہ السلام کہیں گے کہ:

"اِنَّا اھل بیت الرحمۃ و معدن الرسالۃ والخلافۃ نحن ذُرِّیَّۃُ محمدٍ وَّسُلالَۃُ النَّبِیِّیْن" [2]

ترجمہ: ہم بیت الرحمۃ کے اہل اور رسالت وخلافت کی کان ہیں۔ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرّیت اور نبیوں کی نسل ہیں۔"

خیر القرون کے عالم ربّانی اور مجتہد طریقت حضرت شیخ محمد علی الحکیم الترمذی (متوفّٰی ۲۵۵ھ) نے فرمایا:

"مجذوب رامنازل است، چندانکہ بعضے از ایشاں راثلث نبوت نہند و بعض رانصفی وبعض را زیادت ازنصفی تا بجای برسد کہ مجذوبے افتد کہ حظِ او از نبوت بیش از ہمہ مجذوباں بوَد وخاتم الاولیاء بوَد و مہترِ جملہ اولیاء بوَد چنانکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بُود و مہترِ ہمہ او بُود، وختمِ نبوّت بدو بُود...ایں مجذوب تو اند کہ مہدی بُود" [3]

ترجمہ: مجذوب کے بہت درجے ہیں۔ ان میں سے بعض کو نبوت کا تہائی حصہ ملتا ہے اور بعض کو نصف سے زیادہ، یہاں تک کہ ایک مجذوب ایسا ہوگا جس کا حصّہ تمام مجذوبوں سے زیادہ ہوگا وہ خاتم الاولیاء اور تمام اولیاء کا سردار ہوگا جیسا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبیاء اور تمام نبیوں کے سردار تھے اور نبوت آپ پر ختم ہوئی اور یہ مجذوب ممکن ہے کہ امام مہدی ہوں۔

(افسوس صد افسوس!! "تذکرۃ الاولیاء" کے ایک نئے ترجمہ میں سے یہ عبارت بھی خارج کردی گئی ہے)

---

[1] اکمال الدین ص ۱۸۹

[2] "بحار الانوار" جلد ۱۳ ص ۱۸۰ (از حضرت علّامہ مجلسی مطبوعہ ۱۳۰۲ھ)

[3] تذکرۃ الاولیاء۔ (فارسی) ص ۲۷۲ - ۲۷۳ مطبع محمدی لاہور ۱۳۰۷ھ

یہ محرف ترجمہ" علامہ عبدالرحمٰن صاحب شوق" کے قلم سے ہوا ہے)

مشہور تابعی اور مُعبّرِ اسلام حضرت محمد ابن سیرینؒ (متوفّیٰ سنہ ۱۱۰ھ) نے فرمایا:۔

"یَکُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ خَلِیْفَۃٌ خَیْرٌ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ قِیْلَ خَیْرٌ مِنْھُمَا؟ قَالَ قَدْ کَادَ یُفَضَّلُ عَلٰی بَعْضِ الْاَنْبِیَاءِ؟" [۱]

اس اُمّت میں ایک خلیفہ ہوگا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بھی بڑا ہوگا۔ عرض کیا گیا کیا ان دونوں سے بھی بڑا ہوگا؟ فرمایا ممکن ہے کہ وہ بعض نبیوں سے بھی افضل ہو۔

ایک اور نامور تابعی حضرت کعب احبارؓ (متوفی ۳۲ھ) نے حضرت امام قائمؑ کے متعلق فرمایا:

"اَشْبَہُ النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ خَلْقًا وَخُلْقًا وَسَمْتًا وَھَیْئَۃً یُعْطِیْہِ اللّٰہُ جَلَّ وَعَزَّ مَا اَعْطَی الْاَنْبِیَاءَ وَیَزِیْدُہٗ وَیُفَضِّلُہٗ" [۲]

ترجمہ: امام قائم (مہدی علیہ السلام) اپنی پیدائش، سیرت، جمال اور شکل کے اعتبار سے سب لوگوں سے بڑھکر حضرت عیسیٰ بن مریم سے مشابہ ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ عزّ و جلّ نہ صرف وہ سب کچھ دے گا جو اس نے انبیاء کو دیا ہے بلکہ زیادہ دیگا اور فضلیت بھی بخشے گا۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی موعود برحق کی نسبت ہر مسلمان کو یہ تاکیدی ہدایت فرمائی تھی کہ جب وہ ظاہر ہو تو گھروں میں نہ بیٹھے رہنا بلکہ خواہ تمہیں برف کے تودوں پر سے گھٹنوں کے بل بھی گذرنا پڑے تو اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً پہنچنا اس کی بیعت کرنا اور اس کو میری طرف سے سلام کہنا [۳]۔ بزرگانِ سلف

---

[۱] حجج الکرامہ ص ۳۸۶ (نواب صدیق حسن خاں صاحب قنوجی) مطبع شاہجہان بھوپال سنہ ۱۲۹۱ھ

[۲] بحار الانوار جلد نمبر ۱۳ ص ۱۶۱ مطبوعہ ایران

[۳] مسند احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۳۰ جلد ۲ ص ۲۹۸ مطبوعہ مصر

تیرہ صدیوں تک آنحضرتؐ کی اس ہدایت کو نسلاً بعد نسلٍ پہنچاتے رہے اور تمنا کرتے رہے کہ اے کاش انہیں اس فرمانِ نبوی کی تعمیل کی سعادت نصیب ہو جائے۔

چنانچہ حضرت سیّد بریلویؒ کے درباری شاعر حضرت مومنؔ دہلوی (متوفیٰ ۱۲۶۸ھ) نے فرمایا

ع زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومنؔ
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

اور فخرِ ہند جناب مرزا رفیع سوداؔ (متوفیٰ ۱۱۹۵ھ) نے یہ آرزو کی کہ

ع سوداؔ کو آرزو ہے کہ جب تو کرے ظہور
اُس کی یہ مشتِ خاک ہو تیری صفِ نعال[۱]

بعض تعجّب خیز انکشافات

جنابِ الٰہی نے فیضانِ ختمِ نبوت کے اس اکمل و اتم ظہور سے متعلق (جسے بعض اولیاء امت نے باطن خاتم الانبیاء سے بھی موسوم فرمایا تھا) بزرگانِ اسلام پر بہت سے انکشافات بھی فرمائے جن میں سے چند بیان کرتا ہوں۔

پہلا انکشاف :

پہلا انکشاف یہ کیا گیا کہ وہ دَورِ احمدیت کا امام اور اولوالعزم رسول ہوگا، چنانچہ سیّد الشعراء، امام البلغاء، الامام العارف، الولی الکامل الشیخ ابوحفص شرف الدین عمر ابن الفارض رحمۃ اللہ علیہ (متوفیٰ ۶۳۲ھ) فرماتے ہیں :

۱۔ وَجَاءَ بِاَسْرَارِ الْجَمِیْعِ مُفِیضُھَا ... عَلَیْنَا لَھُمْ خَتْماً عَلٰی حِیْنَ فَتْرَۃٖ

۲۔ وَمَا مِنْھُمْ اِلَّا وَقَدْ کَانَ دَاعِیاً ... بِہٖ قَوْمَہٗ لِلْحَقِّ عَنْ تَبَعِیَّۃٖ

۳۔ فَعَالِمُنَا مِنْھُمْ نَبِیٌّ وَمَنْ دَعَا ... اِلَی الْحَقِّ مِنَّا قَامَ بِالرُّسُلِیَّۃٖ

---

[۱] کلّیاتِ سوداؔ ص ۲۶۴ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ ۱۹۳۲ء

۴۔ وَعَارِفُنَا فِی وَقْتِنَا الاحمدی مِنْ اُولِی الْعَزْمِ مِنْهُمْ اَخِذٌ بالعزیمة[ل]

فرمایا :

۱۔ سب نبیوں کے اسرار لیکر، اُن کا ہم پر افاضہ کرنے والا نبی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگیا وہ زمانہ فترت پر اُن سب نبیوں کے لیے مہر کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۔ اور وہ سارے نبی اپنی قوم کو حق کی طرف، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بالتبع دعوت دیتے تھے۔

۳۔ ہمارا عالم انہی جیسا ایک نبی ہے اور ہم میں سے جو حق کی طرف دعوت دیتا ہے وہ رسالت (کے مقام) پر کھڑا ہے۔

۴۔ اور ہمارا عارف جو ہمارے احمدی زمانہ میں ہوگا وہ اولوالعزم نبیوں میں سے ہوگا اور عزیمت رکھنے والا ہوگا۔

دوسرا انکشاف :

یہ کیا گیا کہ مہدی موعود کے مقاصد کی تکمیل کے لیے چونکہ امن کی ضرورت ہے اور اس کا زمانہ قریب ہے۔ اس لیے غیر ملکی حکومت کو ہندوستان میں مسلّط کر دیا گیا ہے اب جب تک مہدی کا ظہور نہ ہوگا ہندوستان پر دوبارہ مسلمان حکمران نہ ہوں گے یہ تعجب خیز پیشگوئی حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی حنفی قدوسی کی کتاب "حقیقت گلزار صابری" ص ۴۲۱ تا ۴۲۲ میں ہے جو پہلی بار جماعت احمدیہ کے قیام سے دو سال قبل (۱۳۰۴ھ میں) شائع ہوئی اور جس کا پانچواں ایڈیشن حال ہی میں بستی چراغ شاہ قصور سے چھپا ہے۔

تیسرا انکشاف :

یہ کیا گیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور سچائی کے ایسے براہین لائیں گے جن کو بالآخر سب خلقت پورے طور پر تسلیم کرلے گی جیسا کہ مشرق وسطیٰ میں پانچویں

ل "المدد الفائض عن شرح دیوان سیدی عمر بن الفارض" ص ۳۸ ناشر مکتبہ شیخ احمد علی الملیجی قریباً من الازھر ۱۳۱۹ھ

صدی ہجری کے بزرگ حضرت امام یحییٰ بن عقبؒ کا الہامی شعر ہے ؎

۱- وَیَاتِی بِالْبَرَاهِیْنِ اللَّوَاتِی　　تُسَلِّمُهَا الْبَرِیَّةُ بِالْکَمَالِ
۲- فَتِلْکَ دَلَائِلُ الْمَهْدِی حَقًّا　　سَیَمْلِکُ لِلْبِلَادِ بِلَا مُحَالٍ[۱]

چوتھا انکشاف:

یہ کیا گیا کہ مہدی موعود اپنے وقت کا مسیح بھی ہوگا۔ چنانچہ "نجم الثاقب" میں الحاج مرزا حسن شیرازی نے ص ۱۹ پر اس کا نام مسیح الزماں بھی لکھا ہے۔ چھٹی صدی ہجری کے نامور ولی حضرت نعمت اللہ ولی کے مشہور قصیدہ میں ہے:

؎ ا-ح-م-د دال مے خوانم　　نام آں نامدار مے بینم
مہدی وقت و عیسیٰ دوراں　　ہر دو را شہسوار مے بینم[۲]

حضرت محی الدین ابن عربیؒ اپنی تفسیر (جلد ا ص ۱۶۵) میں فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں مسیح ناصری کا نزول ایک دوسرے بدن میں ہوگا۔ حضرت امام سراج الدین ماوردیؒ نے بھی خریدۃ العجائب" (ص ۲۱۴) میں اس نظریہ کا ذکر کیا ہے کہ نزول عیسیٰ سے مراد ایک ایسے شخص کا ظہور ہے جو فضل و شرف میں حضرت عیسیٰ کا مثیل ہوگا۔ حضرت شیخ محمد اکرم صابری نے "اقتباس الانوار" (ص ۵۲) میں لکھا ہے کہ بعض بزرگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی روحانیت مہدی میں بروز کرے گی اور یہی معنی نزول کے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے۔ "لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم" (ابن ماجہ)

پانچواں انکشاف:

یہ کیا گیا کہ امام مہدی الہام ربانی سے کھڑا ہوگا اور اس کی زبان خاتم النبیین کی زبان ہوگی، چنانچہ امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:-

"یخرج المھدی علیہ السلام فیبطل فی عصرہ التقلید بالعمل

---

[۱] شمس المعارف الکبریٰ جلد ا ص ۳۴۰ مولفہ الشیخ البونیؒ (متوفی ۶۲۲ھ) ۱۳۴۵ھ

[۲] "الاربعین فی احوال المھدیین" تالیف حضرت شاہ اسمٰعیل ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ مصری گنج کلکتہ

بقول من قبله من المذاهب کما صرّح به اهلُ الکشف و
یُلْهَمُ الحکم بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحکم المطابقۃ
بحیث لوکان رسول اللہ صلی اللہ وسلم موجوداً لا قرّہ علیٰ
جمیع احکامہ کما اشار الیہ فی حدیث ذکر المہدی بقولہ
یقفو اثری لا یُخطی۔" لہ

ترجمہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جس کے بعد اُن سے پہلے مذاہب
کے اقوال کی پابندی باطل ہو جائیگی جیسا کہ اہل کشف نے اس کی تصریح کی ہے
حضرت امام مہدی موعود کو پورے طور پر شریعت محمدیؐ کے مطابق فیصلہ کرنیکا
الہام کیا جائیگا یہاں تک کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے
تو اُن کے جاری کردہ احکام کو قائم رکھتے۔ چنانچہ اُس حدیث میں جس میں
آپ نے مہدی کا ذکر فرمایا ہے آپ نے اشارہ میں فرمایا ہے کہ مہدی میرے
قدم بہ قدم چلیں گے اور ذرا بھی خطا نہیں کرینگے۔

چھٹا انکشاف :

یہ کیا گیا کہ امام مہدی علیہ السلام پر پورے قرآن مجید کے اسرار و رموز اور حقائق و معارف
اس شان کے ساتھ کھولے جائیں گے کہ اُن کے دَور میں قرآنی علوم کے حقیقی چشمے انہی سے
جاری ہونگے اور اُمت میں اس پاک اور خدا نما کلام کی تعلیموں، اس کے علوم حکمیہ، معارف دقیقہ
اور بلاغت کاملہ اور روحانی برکات سے انہی کو سب سے بڑھکر آگاہی بخشی جائے گی۔
چنانچہ حضرت ابوجعفر امام باقر علیہ السلام (متوفی ۱۱۴ھ) کا واضح ارشاد ہے کہ:

"اِنَّ الْعِلْمَ بِکِتَابِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ وَسُنَّۃِ نَبِیِّہٖ لَیَنْبُتُ فِیْ قَلْبِ
مَہْدِیِّنَا کَمَا یَنْبُتُ الزَّرْعُ عَلٰی اَحْسَنِ نَبَاتِہٖ فَمَنْ بَقِیَ مِنْکُمْ
حَتّٰی یَرَاہُ فَلْیَقُلْ حِیْنَ یَرَاہُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یَا اَھْلَ بَیْتِ الرَّحْمَۃِ وَالنُّبُوَّۃِ وَمَعْدَنَ الْعِلْمِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَۃِ۔" ؎۲

لہ "کتاب المیزان" جلد ۱ ص ۴۶ العارف الصمدانی والقطب الربانی سید عبدالوہاب شعرانیؒ

؎۲ "بحار الانوار" جلد ۱۳ ص ۱۸۲ مطبوعہ ایران

ترجمہ: خدائے عزّ وجل کی کتاب اور سنّتِ نبوی کا علم مہدی موعودؑ کے دل میں اُسی طرح پیدا ہو گا جس طرح بہترین نباتات پیدا ہوتی ہے۔ پس تم میں سے جو زندہ رہے اور اس کی زیارت بھی اسے نصیب ہو جائے تو وہ اسے دیکھتے ہی یہ کہے کہ اہل بیت رحمت ونبوت، اے علم کا سرچشمہ اور مقام رسالت تجھ پر سلام!!

سپین کے ممتاز مفسر وصوفی حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفی ۶۳۸ھ) آیت ذالک الکتاب لاریب فیہ (البقرہ: ۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"ذالک الکتاب الموعود..... بِاَنَّهٗ یَکُوْنُ مَعَ الْمَهْدِیِّ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ لَا یَقْرَءُهٗ کَمَا هُوَ بِالْحَقِیْقَةِ اِلَّا هُوَ"[1]

حضرت محی الدین نے اس مقام پر یہ عظیم الشان نکتہ بیان فرمایا ہے کہ ذالک اسم اشارہ بعید کا ہے جو یہاں یہ واضح کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے کہ قرآن مجید اس اعتبار سے موعود کتاب ہے کہ جو آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہوگی اور اُسے آپ کے سوا کوئی اور شخص حقیقی طور پر پڑھ نہیں سکے گا۔

شیراز کے عارف ربّانی اور مفسّر حضرت الشیخ ابونصر بن روزبہان (متوفی ۶۰۶ھ) نے اپنی تفسیر کے دیباچہ میں حضرت جعفر بن محمد کا حسب ذیل قول نقل فرمایا ہے جس سے حضرت ابن عربی کے مندرجہ بالا نکتہ کی بالواسطہ تائید ہوتی ہے، لکھا ہے۔

"کِتَابُ اللّٰهِ عَلٰی اربعة اشیاء۔ اَلْعِبَارَةُ وَالْاِشَارَةُ واللطائفُ وَالْحَقَائِقُ فالعبارةُ للعوام والاشارة للخواص واللطائف لِلْاولیاء والحقائق لِلْانبیاء"[2]

ترجمہ: کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے، عبارت، اشارت، لطائف[3] اور حقائق۔ عبارت عوام کے لیے، اشارات خواص کے لیے، لطائف اولیاء کے لیے اور حقائق نبیوں کے لیے ہیں۔

---

[1] تفسیر ابن عربی ص ۱۰

[2] تفسیر عرائس البیان ص ۴ مطبع نولکشور [3] لطیف باتیں۔

ساتواں انکشاف :

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام (متوفی ۱۱۴ھ) نے یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی :۔

"اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِی زَمَانِ الْقَائِمِ وَهُوَ بِالْمَشْرِقِ یَرَیٰ اَخَاهُ الَّذِیْ فِی الْمَغْرِبِ وَکَذَا الَّذِیْ فِی الْمَغْرِبِ یَرَیٰ اَخَاهُ فِی الْمَشْرِقِ" [۱]

مہدی موعود کے زمانہ میں جو مومن مشرقی ممالک کے رہنے والے ہوں گے وہ بلادِ مغربیہ کے بھائیوں کو اور جو مغرب کے ہوں گے وہ مشرق میں بسنے والے بھائیوں کو دیکھ سکیں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مہدی معہود کے ذریعہ مغرب اور مشرق کو ملا دیا جائے گا اور سب دنیا میں رفتہ رفتہ عقیدہ توحید الٰہی کے قبول کرنے میں وحدت ہو جائے گی۔

آٹھواں انکشاف :

اولیاء امت پر آٹھواں انکشاف یہ ہوا کہ مہدی موعود کا زمانہ ایک ہزار چالیس سال ہوگا اور اس کی (روحانی) سلطنت کے بعد قیامت تک کسی اور کی حکومت نہ ہوگی چنانچہ لکھا ہے :۔

"عمر شریفش ہزار و چہل سال" [۲]

"لَیْسَ بَعْدَ دَوْلَةِ الْقَائِمِ لِاَحَدٍ دَوْلَةٌ" [۳]

پیشگوئی کا شاندار ظہور

میرے بزرگو اور بھائیو!! بزرگانِ سلف کی باطنی اور روحانی بصیرت اور فیضانِ ختمِ نبوت کا یہ کتنا زبردست معجزہ اور بھاری نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے ازلی نوشتوں اور پیشگوئیوں کے عین مطابق) ۱۳۰۶ھ یعنی ۵ھ میں نازل ہونے والی آیت خاتم النبیین کے ٹھیک ۱۳۰۰ سال بعد

---

[۱] بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۲۰۰

[۲] النجم الثاقب ص ۲۴۷ (الحاج میرزا حسین طبرسی مطبوعہ ۱۳۰۴ھ)

[۳] بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۲۲۶

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو کھڑا کر دیا ؎

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے، کئے تھے حضورؐ نے

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ۱۳۰۶ھ میں ہی جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور فرمایا:

"تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لیے خدا نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔" [1]

؎ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

شانِ خاتمیتِ محمدیہؐ کی علیٰ وجہ البصیرت منادی

سیدنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے کامل غلامی اور مکمل فنائیت کے ذریعہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال، حضور کی برکات و تاثیرات اور فیوض و احسانات کو بچشم خود دیکھا اور نہ صرف بزرگان سلف کے بیان فرمودہ معانی ختم نبوت پر عارفانہ انداز میں روشنی ڈالی بلکہ اپنی قوت یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ خاتمیت محمدیہ کے اور بہت سے مخفی پہلو بھی اجاگر اور بے نقاب کئے اور شانِ خاتمیت محمدیہ کی علیٰ وجہ البصیرت منادی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

---

[1] کشتی نوح ص ۱۴

"اللہ جلشانہ، نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا
یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لیے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں
دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی
کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور
یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی " [1]

نیز حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی اور باطنی حسن وجمال سے متاثر ہو کر فرمایا:

فِدا شُد در رہش ہر ذرّہِ من | کہ دیدم حسنِ پنہانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم | کہ خواندم در دبستان محمدؐ
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند | نتابم رُو، زِ ایوان محمدؐ [2]

ترجمہ: میرا ہر ذرّہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں قربان ہے کیونکہ میں نے آنحضرتؐ کے پوشیدہ حسن کو دیکھ لیا ہے، میں کسی اور استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں تو صرف محمد مصطفیٰؐ کے مدرسہ میں پڑھا ہوں، اس راہ میں خواہ مجھے قتل کیا جائے، یا جلا دیا جائے میں محمدؐ کی بارگاہ سے ہرگز منہ نہیں پھیروں گا۔

لادینی فلسفوں اور ملحدانہ تحریکوں سے گھری ہوئی موجودہ دنیا کو یہ یقین دلانا ممکن نہیں تھا کہ تمام پہلے انبیاء بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے مستفیض ہوتے ہیں دوسرے نبیوں کے فیوض ختم ہو چکے ہیں اور اب ارض وسما میں آپ ہی کا فیض جاری ہے اور یہ کہ آنحضرت کا یہ ارشاد مبارک واقعی اپنے اندر صداقت رکھتا ہے کہ "لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیّین ما وسعهما الا اتّباعی" [3]

یعنی اس زمانہ میں (حضرت) موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام بھی اگر زندہ ہوتے تو میری پیروی

---

[1] حقیقۃ الوحی (حاشیہ) ص ۹۷ [2] آئینہ کمالات اسلام طبع اوّل (تتمہ)

[3] ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان جلد ۲ ص ۲۴۶ طبع اوّل ۱۳۰۱ھ شرح فقہ اکبر از امام حضرت علی القاریؒ ص ۱۱۲ مطبوعہ مصر۔ الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۲۲ مبحث ۳۲

کے سوا انہیں کوئی چارہ نہ ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل مہدی موعود نے متعدد آسمانی نشانوں اور آسمانی برکتوں سے اس دعویٰ کو ایک سائنسی صداقت کے طور پر ثابت کر دکھلایا اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی اور زندہ روحانی افاضہ کے ثبوت میں اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا بھر میں یہ پرشوکت منادی کی کہ :

"میں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ۔ ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا ، مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا "۔[1]

پھر فرمایا :

"وہی ہے جو سر چشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُسکے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُسکو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسکو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے "۔[2]

بلاشبہ حضرت مہدی موعودؑ نے پیشگوئیوں کے مطابق بعض گزشتہ نبیوں کے بروز ہونیکا دعویٰ کرتے ہوئے کہا :

؎ میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں   نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

مگر یہ وضاحت بھی فرمائی کہ

؎ لیک آئینہ ام زِ ربِّ غنی   از پئے صورتِ مہِ مدنی

لیکن میں ربِّ غنی کی طرف سے مدینہ کے اس چاند کی صورت کو دکھانے کے لیے ایک آئینہ ہوں نیز بتایا ۔

---

[1] "تجلیات الٰہیہ" ص ۱۹ - ۲۰   [2] حقیقۃ الوحی ص ۱۱۶

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم — یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

اس چشمۂ رواں کو ذرا غور سے دیکھو یہ تو کمالاتِ محمدیؐ کے غیر محدود سمندر کا محض ایک قطرہ ہے

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم

سُبحَانَ اللہِ مَا اَعظَمَ شانَ رسولِ اللہ -

پھر مستقبل میں یہ خیال بھی ذہنوں کے اندر خلجان پیدا کر سکتا تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہزاروں لاکھوں بزرگوں کو بڑے بڑے مدارج اور مراتب حاصل ہوئے تو حدیث نبوی میں صرف مسیح موعود کو نبی کیوں کہا گیا؟

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اس کا یہ نہایت لطیف جواب دیا کہ:

"جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تھا۔ اس لیے اگر تمام خلفاء کو نبی کے نام سے پکارا جاتا تو امرِ ختمِ نبوت مشتبہ ہو جاتا اور اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا کیونکہ موسیٰ کے خلفاء نبی ہیں، اس لیے حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختمِ نبوت بھیجا جائے اور اُن کا نام نبی نہ رکھا جائے اور یہ مرتبہ اُن کو نہ دیا جائے تا ختمِ نبوت پر یہ نشان ہو پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو جائے۔" [1]

نیز فرمایا:

"احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔" [2]

پہلے بزرگوں نے خاتم النبیین کے ایک معنی "بادشاہِ ہفت اقلیم" کے بھی کیے ہیں جو آیت

[1] تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳ طبع اول اکتوبر ۱۹۰۳ء

[2] حقیقۃ الوحی طبع اوّل ص ۳۹۱

قرآنی هو الذی ارسل رسوله الخ کے عین مطابق ہے، لیکن اس کا عملی ظہور نقشۂ عالم پر کس طرح مقدّر ہے؟ یہ عظیم الشان راز بھی حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے آکر کھولا اور فرمایا:

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ چلے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا، لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"[1]

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اس فلسفہ پر بھی روشنی ڈالی کہ اسلام کا یہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے زمانہ میں کیوں ظہور میں نہیں آیا؟ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور

---

[1] "الاشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار" ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۳۰۴، ۳۰۵ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

آپ خاتم الانبیاء رہیں اس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدتِ اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اُسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا، اس لیے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصّہ میں ڈال دی جو قربِ قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لیے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اُس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اُسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اُسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اُس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اُس کو عطا کرے۔[1]

---

[1] چشمہ معرفت (طبع اول مئی ۱۹۰۸ء) ص ۸۳-۸۲

خلاصہ کلام

برادرانِ اسلام!! تفسیر خاتم النبیین کے سلسلہ میں بزرگانِ سلف کے تیس[۳۰] معانی خاکسار نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیئے ہیں، میں ان سب بزرگوں کی خاکِ پا ہوں اور میرا دل اس یقین سے لبریز ہے کہ ان سب معنوں پر غور کرنے کے بعد حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سچے عاشق کی زبان خواہ خاموش رہے مگر اس کی روح یہ ضرور پکار اُٹھے گی کہ اگر یہ تمام عُلماء ربّانی، صلحائے اُمّت اور آئمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالفرض دوبارہ دنیا میں تشریف لے آئیں تو ہمارے محبوب ملکِ پاکستان اور بالخصوص ربوہ میں ضرور آئیں گے کیونکہ الہام وکشوف پر ایمان کے اعتبار سے آج روئے زمین پر ان مشاہیر اسلام اور عُشّاقِ خیرالانام کے ہم مسلک اور ہم مذہب صرف احمدی ہیں۔ اُنہیں میں بزرگان سلف کے الہامی افکار و خیالات اور کشفی نظریات زندہ ہیں اور وہی ہیں جو آج منصبِ ختم نبوت کے تمام پہلوؤں پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں جیساکہ ہمارے موجودہ امام اور حضرت مہدی موعودؑ کے خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:

"خاتم الانبیاء زندہ باد بحیثیت ایک عارفانہ نعرہ کے ہمارا نعرہ ہے اور علم وعرفان نہ رکھنے والوں کے مُنہ سے نکلے تو مجوبانہ نعرہ ہے! البتہ یہ مجوبانہ نعرہ سُنکر بھی ہمارے دل خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے محبوب کے نور کی ایک جھلک کو تو انہوں نے دیکھ لیا خواہ ماضی کے دھندلکوں ہی میں کیوں نہ دیکھا ہو۔ پس اگر کہیں یہ نعرہ بلند ہو تو آپ زیادہ شوق

سے، زیادہ پیار سے، اس کے اندر شامل ہوا کریں، دوسروں کی آواز اگر پہلے آسمان تک پہنچتی ہو تو آپ کی آواز ساتویں آسمان سے بھی بلند ہو کر خدائے عزّوجلّ کے عرش تک پہنچے، تا ہمارے آقا، ہمارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں کہ میرے کامل متبعین میرے عشق میں مستانہ وار یہ نعرہ لگا رہے ہیں۔ خاتم الانبیاء زندہ باد۔"[1]

؎ مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نُور لیا بارِ خُدایا ہم نے

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العالمین ۰

---

[1] "عظیم روحانی تجلیات" ص ۱۲۰ (ناشر نظارتِ اصلاح وارشاد ربوہ اپریل ۱۹۷۰ء)